علمائے دیوبند کی منتخب کُتبِ فتاویٰ: ایک تجزیاتی مطالعہ

ڈاکٹر حافظ غلام یوسف*

ABSTRACT

This paper presents an overview of ten selected works on Fatwā literature produced by the jurists of Deoband School. Studying these in chronological order, the author identifies various legal debates and deliberations that continue to appear on the intellectual scene with the march of time. These works also depict the challenges faced by the Muslim community during colonial and post colonial era.

افتا اپنی ماہیت کی رو سے احکامِ الٰہیہ کے کشف و اظہار کا نام ہے۔ یہ فقہی مسائل و احکام کا شرعی حل دریافت کرنے کی سعی و کاوش سے عبارت ہے۔ افتا کا کام سب سے زیادہ حساس و نازک ہے، اور ایک مسلسل متحرک اور تدریجی ارتقائی عمل ہے۔ اس لیے افتا کا عمل کبھی رک نہیں سکتا، اسے ہمیشہ آگے بڑھنا اور پھیلنا ہے، افتا کا جمود مذہبی زندگی کی موت ہے۔ اور فتوے کا تسلسل ہی قانون کا ارتقا[(۱)] ہے۔ فتوے کے بغیر عوام میں مذہبی رجحان اور دینی ذوق کی پرورش ممکن نہیں، چناں چہ افتا کی تاریخ بھی اتنی ہی قدیم ہے جتنی خود دینِ اسلام کی؛ تاہم فتویٰ پوچھنے اور فتویٰ دینے کے طریقے بدلتے رہے ہیں، اور فتاویٰ کی جمع و تالیف بھی مختلف انداز سے کی جاتی رہی ہے۔

عہدِ رسالت ﷺ اور عہدِ صحابہ میں استفتا اور فتویٰ کا سلسلہ اکثر و بیشتر زبانی تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیّبہ میں صحابۂ کرام پیش آمدہ مسائل میں آپ ہی کی طرف رجوع کرتے تھے، ہر قسم کے سوالات و جوابات اور استفسار کا مرکز آپ ہی کی ذاتِ گرامی رہی، اس لیے مستقل فن کی حیثیت سے تدوین کی طرف توجہ بھی نہیں

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ عربی و علوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، اسلام آباد

۱- ارتقا کے لُغوی معنی ہیں بہ تدریج ترقی کرنا، بہ تدریج نشوونما ہونا، دیکھیے: مولوی فیروز الدین، **فیروز اللغات اردو**، کراچی، فیروز سنز، سن ندارد، ص ۸۲۔ ارتقا کی اصطلاح کا اطلاق بالعموم ایسی صورتِ حال پر ہوتا ہے جو ہر بعد کی حالت کی پہلی حالت سے مطلوب سمت میں مختلف ہو اور ہدف یا مثالیت کے قریب تر کرنے والی ہو، اسی لیے اُسے مطلوب یا معمول کے مطابق تبدیلیوں کا سلسلہ کہا جاتا ہے۔

ہوئی، آپ کے بعد حضراتِ صحابہ مرکزِ افتا تھے اور صحابہ کرام بھی سب کے سب صاحبِ فتاویٰ نہ تھے۔ جو حضرات صاحبِ فتاویٰ تھے ان کی تین قسمیں ہیں: کثیر الفتاویٰ، متوسط الفتاویٰ اور قلیل الفتاویٰ۔[۲] جوں جوں اسلامی مملکت میں وسعت ہوئی ہر جگہ مختلف قوموں نے اسلام اور اس کی ابدی صداقت کے اصولوں کو تسلیم کیا، نئی تہذیب و تمدن اور نئی معاشرتوں کا سامنا ہوا، قوموں کے اختلاط اور معاشرتی ضرورتوں نے نئے نئے مسائل کو جنم دیا، تو جواباً اس دور کے تقاضوں کو بہ وجہِ احسن پورا کرنے کے لیے علما وفقہانے قرآن وسنّت کے تحت علوم وفنون کا ایک گل دستہ تیار کیا۔

ان ہی علوم وفنون میں سے "علم الفقہ" کا فن[۳] بھی وجود میں آیا اور تدریجاً ارتقائی منازل طے کرتا رہا۔ فقہانے نہایت عرق ریزی اور جاں فشانی کے ساتھ فقہ کے رہ نما اصول مرتب کیے، انہوں نے بلاریب قرآن وحدیث کو سمجھنے اور نئے مسائل کا استنباط کرنے میں نہایت خلوص سے محنت کی، اس کام میں کسی قسم کی خود غرضی یا نفسانیت کا تصور بھی نہیں ہے۔

کوئی بھی مسلمان خواہ ولی ہو، محدث ہو، مفسر ہو، یا مؤرخ، غرض کوئی بھی ہو وہ شرعی معلومات میں، چاہے اُن کا تعلق عقائد سے ہو یا عبادات سے، معاملات سے ہو یا اخلاق واعمال سے، معاشرت سے ہو یا سیاستِ مدنی، سے، انسانی زندگی میں بیسیوں ایسے مواقع آتے ہیں جہاں انسان کو رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے تو اس وقت انسان فقہ و فتاویٰ اور "مفتی" کی رہ بَری کا محتاج ہوتا ہے، ہر شخص کو اپنی منہمک زندگی میں فرصت اور پھر صلاحیت کہاں کہ وہ قرآن وحدیث کا غور وفکر کے ساتھ مطالعہ کرے اور ضرورت کے وقت پیش آمدہ مسائل کا خود حل تلاش کر لے، اس لیے ہر عقل سلیم کا تقاضا ہے کہ قرآن وسنت پر نظر عمیق رکھنے والی ایک جماعت مسائلِ ضروریہ مستنبط کر کے یک جا کرتی رہے تا کہ اُمت کے عام افراد اپنے روز مرہ کے پیش آمدہ مسائل میں صحیح رہ نمائی حاصل کر سکیں۔ انھی مستنبط احکام ومسائل کا نام فقہ وفتاویٰ ہے۔

مفتیانِ کرام کی جماعت، جن کو فقہ سے مناسبتِ تامہ ہوتی ہے، ہر زمانے میں موجود رہی ہے اور عوام و خواص ہر ایک کا اس جماعت کی طرف رجوع عام رہا ہے اور یہ جماعت اپنے علمی رسوخ، خدا داد صلاحیت اور

۲- ابن قیّم جوزیہ، **إعلام الموقّعين عن ربِّ العالمين**، مکہ المکرمہ، مکتبة نزار مصطفى الباز، ۱۹۹۶ء، ج۱، ص۱۴-۱۵

۳- فن کی مختصر تعریف یہ ہے: علم سے حاصل ہونے والی معلومات کو عملی شکل دینے کا نام فن ہے، دیکھیے: شیخ مبارک علی، **معاشیات جدید**، کراچی، کفایت اکیڈمی، ۱۹۸۶ء، ص ۳۱

مخصوص قوتِ ادراک کی وجہ سے اس کام کو بہ خوبی انجام دینے میں ممتاز اور نمایاں رہی ہے۔ اس جماعت نے افتا کو اپنا فریضۂ منصبی تصور کرتے ہوئے ہمیشہ ہی مسلمانوں کی رہنمائی کی۔

زیر نظر مقالے میں قلتِ وقت کی وجہ سے علمائے دیوبند کی تیرہ (۱۳) منتخب کتبِ فتاویٰ کا تعارف انتہائی اختصار کے ساتھ ترتیبِ زمانی کے لحاظ سے پیش کیا گیا ہے۔ ان فتاوی کے جملہ خصائص کا بہ تمام و کمال احاطہ طوالت کا متقاضی ہے اس لیے یہاں اختصار کو مد نظر رکھا جائے گا۔ اسی ضرورتِ اختصار کے پیش نظر درج مجموعہ ہائے فتاویٰ کے مؤلفین کا تعارف بھی پیش نہیں کیا جائے گا (ان مؤلفین کے حالات اور عملی خدمات پر کئی مستقل تصانیف منصۂ شہود پر آچکی ہیں)۔

۱- فتاویٰ رشیدیہ: رشید احمد بن ہدایت احمد گنگوہی (۱۲۴۴ھ-۱۳۲۳ھ/۱۸۲۹ء-۱۹۰۵ء)

فتاویٰ کا یہ مجموعہ ایک جلد، چھ سو آٹھ (۶۰۸) صفحات، ایک ہزار اکتیس (۱۰۳۱) فتاویٰ، ایک سو پانچ (۱۰۵) ملفوظات اور آٹھ مسائل منثورہ پر مشتمل ہے۔ محمد علی کارخانہ اسلامی کُتب دستگیر، کراچی سے شائع کیا گیا، سن طباعت ندارد۔

امتیازی خصوصیات

۱- اس مجموعے میں عقائد، عبادات، معاملات، اخلاق وتصوف، تقلید و اجتہاد، نکاح و طلاق، بیوع، صید وذبائح اور حظر واباحت وغیرہ تمام شعبہ ہائے زندگی کے مسائل سے متعلق رہ نمائی ملتی ہے۔

۲- اس مجموعے کی اوّلین بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ دیوبندی مکتبِ فکر سے متعلق فتاویٰ کا یہ پہلا مطبوعہ مجموعہ ہے، کیوں کہ مولانا گنگوہی کا شمار دیوبندی مکتبِ فکر کے بانیوں میں ہوتا ہے۔

۳- مولانا گنگوہی مسائل کو انتہائی اختصار کے ساتھ بیان کر دیتے ہیں جس سے بہ آسانی مسئلے کی صحیح صورت واضح ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کے اس مختصر مجموعے میں ان کے ایک ہزار اکتیس (۱۰۳۱) فتاویٰ موجود ہیں جب کہ ملفوظات اور مسائلِ منثورہ اس کے علاوہ ہیں۔ مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ان کو "فقیہ النفس" کے خطاب سے یاد کرتے ہیں۔[۴]

۴- ہر مضمون کے آخر میں ملفوظات کے عنوان سے سابقہ فتاویٰ پر مزید روشنی ڈالتے ہیں جس سے ان مسائل کی وضاحت کے ساتھ ساتھ کئی نئے مسائل کا حل بھی ہوتا ہے۔

۴- رشید احمد گنگوہی، **فتاویٰ رشیدیہ**، کراچی، دارالاشاعت، ص ۳

۵- سائل نے جتنی بات سوال میں پوچھی تقریباً اتنے ہی الفاظ میں جواب دیا گیا۔ ان کے فتووں میں ایسی عبارات نہیں پائی جاتیں جن کا تعلق سوال سے نہ ہو، اگر کوئی طویل سوال ہے تو اس کا جواب بھی مختصر ہی دیا گیا ہے۔[۵]

۶- اختلافی مسائل کے بارے میں دیے گئے فتاویٰ مفصل و مدلل ہیں۔

۷- فقہی، فروعی اور نزاعی مسائل کے بارے میں اعتدال کو اپناتے ہوئے فریق مخالف کی رعایت کی گئی ہے جس میں طعن و تشنیع کا عنصر نظر نہیں آتا، مثلاً رفع یدین کے بارے میں فتویٰ دیتے ہوئے لکھتے ہیں: ''میرا مسلک عدمِ رفع کا ہے کہ بندہ کے نزدیک مرجّح ہے جیسا کہ قدماء حنفیہ نے فرمایا ہے۔ اور طعن بندہ کے نزدیک دونوں پر روا نہیں کہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اور احادیث دونوں طرف موجود ہیں اور عمل صحابہ بھی اور قوت و ضعف مختلف ہوتے ہیں بالآخر دونوں معمول بہا ہیں۔''[۶]

☆ اسی طرح آمین بالجہر اور قراءت خلف الامام کے بارے میں فتویٰ دیتے ہوئے لکھتے ہیں: آمین بالجہر، قراءت خلف الامام اور رفع یدین یہ امور سب خلاف بین الائمہ ہیں اور اگر کوئی شخص ہوائے نفسانی اور ضد سے خالی ہو اور محض محبت سنت کی وجہ سے یہ امور کرتا ہو تو اس پر کوئی طعن و تشنیع اور الزام دہی درست نہیں ہے اور اگر محض حنفیہ کی ضد میں ایسا کریں تو سخت گنہگار ہیں۔[۷]

☆ دوسری جگہ اسی طرح کا فتویٰ دیتے ہوئے لکھتے ہیں: ''مذاہب سب حق ہیں، مذہبِ شافعی پر عند الضرورت عمل کرنا کچھ اندیشہ نہیں، مگر نفسانیت اور لذّت سے نہ ہو عذر یا حجتِ شرعیہ سے ہووے کچھ حرج نہیں ہے سب مذاہب کو حق جانے کسی پر طعن نہ کرے سب کو اپنا امام جانے۔''[۸]

۸- مولانا گنگوہی اگر کسی مسئلے کے بارے میں خود مطمئن نہ ہوں تو فتویٰ دیتے وقت اس کا اظہار کر دیتے ہیں:

☆ ہندوستان کے دارالحرب ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں فتویٰ دیتے ہوئے لکھتے ہیں: ''ہندوستان کے دارالحرب ہونے کے بارے میں اختلافِ علماء ہے، بظاہر تحقیق حال بندہ کو نہیں ہوئی۔ حسب اپنی تحقیق

۵- درج ذیل مقامات پر بہ طور نمونہ چند مثالیں پیش خدمت ہیں دیکھیے: گنگوہی، مصدرِ سابق، ص ۸۵، ۲۴۵، ۲۵۱، ۲۹۲، ۴۶۲

۶- گنگوہی، نفسِ مصدر، ص ۲۹۶

۷- گنگوہی، نفسِ مصدر، ص ۳۱۹

۸- گنگوہی، نفسِ مصدر، ص ۳

سب نے فرمایا ہے اور اصل مسئلہ میں کسی کو خلاف نہیں اور بندہ کو بھی خوب تحقیق نہیں کہ کیا کیفیت ہند کی ہے۔"[۹]

☆ آپ سے سوال پوچھا گیا کہ جگری اور جھینگوں کا کھانا درست ہے یا نہیں ؟ فتویٰ دیتے ہوئے لکھتے ہیں "جھینگا خشکی کا حشرات میں سے ہے حرام ہے۔۔۔اور جگری کو بندہ نہیں جانتا کہ کیا شے ہے۔"[۱۰] اس مجموعے میں ایسے فتاویٰ بھی بہ کثرت ملتے ہیں جن پر گنگوہی صاحب کے علاوہ دیگر متعدد مفتیوں کی تصدیقات موجود ہیں۔[۱۱]

۹- اس مجموعے میں اس دور کے بیشتر تقریباً تمام جدید (پیش آمدہ) اور علاقائی مسائل کے بارے میں فتاویٰ موجود ہیں۔

اس قسم کے مسائل پر مشتمل فتاویٰ کے مجموعوں کے مطالعہ سے قاری کو دو فائدے حاصل ہوتے ہیں: ایک تو یہ کہ اس دور کے جدید (پیش آمدہ) اور علاقائی مسائل کی نوعیت معلوم ہو جاتی ہے اور دوسرے یہ کہ اس سے مفتی کے تبحرِ علمی اور وسعت نظر کا آسانی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

۱۰- اس مجموعے میں شامل چند جدید (پیش آمدہ) اور علاقائی مسائل کے عنوانات کچھ اِس طرح ہیں:[۱۲]

☆ نوٹ پر زکوٰۃ کا حکم

☆ ہندوستان کی زمین عشری اور خراجی ہونے کے لحاظ سے احکام

☆ چاند کی شہادت شرعی حیثیت ☆ نوٹ کی خرید و فروخت کا شرعی حکم

☆ کتب کے حقِ تصنیف کی بیع ☆ منی آرڈر کی شرعی حیثیت

۹- گنگوہی، نفسِ مصدر، ص ۴۹۱

۱۰- گنگوہی، نفسِ مصدر، ص ۵۳۷

۱۱- مثلاً مروّجہ محافلِ میلاد کی شرعی حیثیت کے بارے میں دیے گئے فتوے پر پچپن (۵۵) مفتیوں کی تصدیقات ہیں، دیکھیے: گنگوہی، نفسِ مصدر، ص ۲۳۴-۲۴۴، اسی طرح کتاب **آذر جُندی سے فاتحہ کا ثبوت** کے رد میں دیے گئے فتوے پر بتیس (۳۲) مفتیوں کی تصدیقات موجود ہیں۔ دیکھیے: گنگوہی، نفسِ مصدر، ص ۱۳۲- ۱۳۳؛ اسی طرح قبر کے طواف کی حرمت کے بارے میں دیے گئے فتوے پر ستائیس (۲۷) مفتیوں کی تصدیقات موجود ہیں، دیکھیے؛ ص ۱۲۵، مزید اسی طرح کی مثالیں ملاحظہ ہوں، صفحات: ۱۶۰، ۱۶۹، ۱۸۶، ۱۸۷، ۲۳۳، ۲۶۳، ۳۲۰

۱۲- تفصیل دیکھیے: گنگوہی، نفسِ مصدر، صفحات: ۴۳۴، ۴۳۶، ۴۴۲، ۴۷۶، ۴۸۴، ۴۸۸، ۴۹۱، ۵۲۶، ۵۴۲، ۵۴۵، ۵۵۰، ۵۷۹، ۵۶۰، ۵۶۱

☆ بینک میں حفاظت کی غرض سے رقم جمع کرانے کا حکم۔

☆ ہندوستان دارالحرب ہے یا دارالاسلام؟ ☆ مساجد میں مٹی کے تیل کے استعمال کا حکم

☆ دلالی اور کمیشن کی شرعی حیثیت ☆ وکالت کے پیشہ کی شرعی حیثیت

☆ انگریزی زبان سیکھنے کے احکام ☆ انگریزی دواؤں کے استعمال کا حکم

☆ ولایتی قند (چینی) کے احکام

۱۱- اس مجموعے میں شامل وہ چند مسائل جن کے جوابات مدلل و مفصل دیے گئے ہیں۔(۱۳)

☆ مسئلہ تقلید و اجتہاد کی وضاحت ☆ معجزہ کی حقیقت

☆ مروّجہ محافل میلاد کی شرعی حیثیت ☆ حرفِ ضاد کی تحقیق

☆ قرآنِ کریم کے مواضع اوقاف کا تعین ☆ رکعات تراویح کی تحقیق

☆ جمعہ فی القریٰ کی تحقیق

۲- فتاویٰ مظاہر علوم معروف بہ فتاویٰ خلیلیہ: خلیل احمد بن مجید علی (۱۲۶۹ھ-۱۳۴۶ھ / ۱۸۵۲ء- ۱۹۲۷ء)

فتاویٰ کا یہ مجموعہ ایک جلد، چار سو بہتر (۴۷۲) صفحات اور ایک سو ستر (۱۷۰) فتاویٰ پر مشتمل ہے۔ سید محمد خالد نے ان فتاویٰ کی جمع و ترتیب اور تبویب کے فرائض انجام دیے، مکتبۃ الشیخ، بہادر آباد، کراچی سے ۱۹۸۳ء میں شائع کیا گیا۔

امتیازی خصوصیات

۱- اس مجموعے میں عقائد، سنت و بدعت، طہارت، صلاۃ، زکاۃ، صوم، حج، نکاح و طلاق، حدود و تعزیر، خرید و فروخت اور حظر و اباحت سے متعلق فتاویٰ ہیں، چالیس صفحات پر محیط محمد شاہد سہارن پوری کا مقدمہ و تعارف بھی موجود ہے۔

۲- ان کے فتاویٰ مختصر اور مدلل ہوتے ہیں، دلائل میں قرآن و حدیث اور فقہ و فتاویٰ کی کتابوں سے صرف اتنی عبارت نقل کرتے ہیں جس کا تعلق براہِ راست جواب سے ہوتا ہے، حوالہ جات مکمل درج کرتے ہیں۔

۱۳- تفصیل ملاحظہ ہو: گنگوہی، نفسِ مصدر، صفحات: ۵۶- ۷۳، ۱۰۱- ۱۱۸، ۲۳۲- ۲۴۴، ۳۰۶-۳۰۷، ۳۰۸-۳۱۸، ۳۵۲- ۳۷۶، ۳۸۴-۴۰۷

۳- اگر سائل مفصل جواب کا متمنی ہو تو اس وقت مفصل و مدلل جواب دیتے ہیں۔

۴- اس مجموعے میں شامل اکثر فتاویٰ کا تعلق فقہی و علمی مباحث سے ہے اور اس طرح کے مدلل و مفصل سوالات اہل علم کی طرف سے کیے گئے ہیں جن کا جواب بھی اہل علم کی فہم کے مطابق مفصل و مدلل دیا گیا ہے۔

۵- ایسے فتاویٰ بھی موجود ہیں جو کہ اولاً دوسرے مفتیوں نے دیے تھے اور پھر تصدیق کے لیے ان کے پاس آئے، اگر وہ فتاویٰ ان کے نزدیک بھی صحیح ہیں تو ان کی تصدیق کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی تائید میں مزید دلائل بھی نقل کر دیتے ہیں، اور اگر ان فتاویٰ سے اختلاف ہے تو وجہِ اختلاف مدلل نقل کر دیتے ہیں اس طرح کے فتاویٰ میں جواب در جواب کے عنوان سے طویل مگر خالص علمی فنی مباحث کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

۶- تفصیلی بحث کے دوران کئی مفید فقہی قواعد اور جزئیات کو ذکر کرتے ہیں جس سے فقہ و افتا کے طلبا کو استخراجِ مسائل میں رہ نمائی مل سکتی ہے۔ اس مجموعے کا تقریباً نصف کے قریب حصہ اسی طرح کے مسائل پر مشتمل ہے۔[۱۴]

۷- بعض مسائل ایسے بھی ہیں جن کے بارے میں مولانا خلیل احمد کے علاوہ چار سے پانچ تک دیگر مفتیوں کے فتاویٰ مذکور ہیں[۱۵] اور کافی تعداد میں ایسے فتاویٰ بھی موجود ہیں جن پر کئی دوسرے مفتیوں کی تصدیقات موجود ہیں۔[۱۶]

۸- اس مجموعے میں اکثر حوالہ جات قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے علاوہ **عمدة القاري، فتح الباري، مرقاة المفاتيح، الهداية، الكفاية على الهداية، بدائع الصنائع، درالمختار**

۱۴- (۳۳) ایک سو اکسٹھ (۱۶۱) صفحات پر محیط بیس تحقیقی فتاویٰ کی تفصیل کے لیے دیکھیے: سہارن پوری، **فتاویٰ خلیلیہ**، صفحات: (۱) ۸۵-۹۶، (۲) ۹۹-۱۱۳، (۳) ۱۲۵-۱۲۸، (۴) ۱۳۰-۱۳۴، (۵) ۱۳۵-۱۵۲ (۶) ۱۶۰-۱۶۵، (۷) ۱۷۵-۱۸۰، (۸) ۱۸۳-۱۸۵، (۹) ۱۹۱-۱۹۶، (۱۰) ۱۹۷-۱۹۸، (۱۱) ۲۲۳-۲۲۵، (۱۲) ۲۳۲-۲۳۵، (۱۳) ۲۴۴-۲۴۷، (۱۴) ۲۵۲-۲۶۰، (۱۵) ۲۶۱-۲۶۸، (۱۶) ۲۶۹-۲۷۵، (۱۷) ۲۷۸-۲۸۶، (۱۸) ۱۸۱-۳۶۷، (۱۹) ۳۸۳-۳۸۴، (۲۰) ۳۸۵-۳۹۹

۱۵- سہارن پوری، نفسِ مصدر، ص ۱۷۵-۱۸۱، ۲۴۴، ۲۴۸، ۲۶۶-۲۷۴

۱۶- مرجعِ سابق، ص ۲۸۰، ۳۱۰، ۳۱۶، ۳۶۲، ۳۶۶

علی الدرالمختار، شامی، کنز الدقائق ، البحر الرائق، **فتاویٰ عالمگیری** کے ملتے ہیں۔ اس مجموعے میں درج ذیل جدید اور علاقائی مسائل موجود ہیں:[۱۷]

☆ خنزیر کی چربی سے بنے ہوئے صابن کے استعمال کا حکم
☆ نوٹ سے زکاۃ کی ادائگی کا مسئلہ ☆ دو شکم پیوستہ لڑکیوں کے نکاح کا حکم
☆ بینک کے لیے مکان کرایہ پر دینے کا مسئلہ ☆ حکم ذبیحۂ روافض
☆ کیا قربانی واجبہ چھوڑ کر اس کی قیمت مجروحین ترک کو دینے سے قربانی ادا ہو جائے گی؟
☆ تحقیق مسئلہ حلّتِ غراب ☆ حکمِ ہجرت از ہندوستان

۱۷- تفصیل بالترتیب ملاحظہ ہو، **فتاویٰ خلیلیہ**، صفحات: ۷۵، ۸۳-۸۵، ۱۲۹، ۱۸۱، ۲۵۲، ۲۸۷، ۲۸۸، ۳۰۰، ۳۱۵، ۳۹۹-۴۵۹
نوٹ: رسالہ **اَلْمُهَنَّد عَلَی الْمُفَنَّد** چھبیس (۲۶) سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے۔ یہ سوالات علماے حرمین شریفین کی طرف سے علماے دیوبند کے عقائد کے بارے میں عربی میں پوچھے گئے تھے۔ مولانا خلیل احمد نے ان چھبیس سوالات کے جوابات عربی میں بہ نام **التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف المهند** تحریر کر کے علماے حرمین شریفین اور دیگر ممالکِ اسلامیہ کے سرکردہ علما سے تصدیقات کرا کے شائع کرائے تھے۔ یہ رسالہ الگ کتابی شکل میں **المهند علی المفند** کے نام سے بھی دستیاب ہے۔(دیکھیے: خلیل احمد سہارن پوری، **المهند علی المفند یعنی عقائد اہل سنت والجماعۃ**، کراچی، دار الاشاعت سن ندارد) یہاں اس رسالے سے علماے حرمین شریفین وغیرہ کی تصدیقات و تقریضات کو حذف کر کے **فتاویٰ خلیلیہ** کا جز بنا دیا گیا ہے۔ یہ تفصیلی بحث باسٹھ (۶۲) صفحات پر مشتمل ہے۔
اس رسالے کی ضرورت یوں پیش آئی تھی کہ مولانا احمد رضا خان بریلوی نے علماے دیوبند کی مختلف کتابوں اور رسائل سے عقائد کے بارے میں لکھے گئے متفرق جملوں اور فقروں کو جوڑ کر ایک مسلسل عبارت بنائی اور پھر ان کو علماے دیوبند کی طرف منسوب کر کے ایک تکفیری فتویٰ مرتب کیا پھر اس فتوے پر علماے حرمین شریفین کی تصدیقات لے کر اس کو **حسّام الحرمین** کے نام سے ہندوستان میں شائع کرایا۔ اس کے بعد ہندوستان اور حرمین شریفین میں اس فتوے کا چرچا ہوا کہ ہندوستان کے ایک مفتی نے اس طرح کے ایک فتوے کی علماے حرمین شریفین سے تصدیق کرائی ہے۔ اس وقت علماے حرمین شریفین نے چھبیس (۲۶) سوالات عربی میں مرتب کر کے علماے دیوبند کے صحیح عقائد جاننے کی کوشش کی۔ ان سوالات کے شروع میں اس امر کی وضاحت کی گئی کہ چند اوراق اور رسائل وہابی عقائد کی نسبت ہمارے پاس تصدیق کے لیے لائے گئے تھے، جن کا مطلب غیر زبان ہونے کی وجہ سے نہیں سمجھ سکے، اس لیے امید کرتے ہیں کہ ہمیں حقیقتِ حال اور قول کی مراد سے آگاہ کرو گے۔ سہارن پوری، **فتاویٰ خلیلیہ**، صفحات ۳۹۹-۴۶۰

☆ رسالة اَلْمُهَنَّد عَلَی الْمُفَنَّد

۳-عزیز الفتاویٰ: مفتی عزیز الرحمن بن فضل الرحمن (۱۲۷۵ھ-۱۳۴۷ھ/۱۸۵۹ء-۱۹۲۸ء)

فتاویٰ کا یہ مجموعہ ایک جلد، سات سوستانوے (۷۹۷) صفحات اور چودہ سو پچھتر (۱۴۷۵) فتاویٰ پر مشتمل ہے۔ نئی ترتیب اور جدید اضافوں کے ساتھ دارالاشاعت کراچی سے ۱۹۷۶ء میں شائع کیا گیا۔

امتیازی خصوصیات

اس مجموعے میں وہ فتاویٰ شامل کیے گئے ہیں جو مفتی عزیز الرحمٰنؒ نے دارالعلوم دیوبند کے دارالافتا سے ۱۳۲۹ھ-۱۳۳۴ھ/۱۹۱۱ء-۱۹۱۶ء کے دوران میں جاری کیے[۱۸] اور ان فتوؤں کو پہلی مرتبہ ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء میں مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے **عزیز الفتاویٰ** کے نام سے دارالاشاعت دیوبند سے شائع کرایا تھا مگر اس وقت مسائل کی ترتیب فقہی ابواب و فصول کے تحت نہ تھی جس کی وجہ سے مسئلہ تلاش کرنا دشوار تھا۔ یہ مجموعہ نئی ترتیب اور ابواب بندی اور بہت سی اصلاحات کے بعد دوسری مرتبہ ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۴ء میں کراچی سے شائع کرایا گیا تھا۔[۱۹] اس مجموعے کو تیسری بار فقہی طرز پر ترتیب و تبویبِ جدید، نئی اصلاحات، ترامیم و اضافہ جات اور گیارہ اضافی خصوصیات کے ساتھ[۲۰] ۱۹۷۶ء میں شائع کیا گیا۔ ترتیب و تبویب جدید کی مذکورہ خدمات مفتی محمد رفیع عثمانی نے مفتی محمد عاشق الٰہی اور مولانا محمد اشفاق کی معاونت سے انجام دیں۔[۲۱]

ترتیب و تبویبِ جدید کے باوجود حوالہ جات ہنوز مجمل و نامکمل ہیں قرآنی آیات اور احادیث کا حوالہ دیتے وقت صرف اتنا لکھنے پر اکتفا کیا گیا کہ قرآن یا حدیث میں آتا ہے، اسی طرح دیگر حوالہ جات میں بھی صرف کتاب کا نام لکھا گیا ہے۔

۱۸- عبدالحی الحسنی، نزھة الخواطر، بیروت، دار ابن حزم، ط۱، ۱۴۲۰ھ-۱۹۹۹ء، ج۸، ص۳۴۲

۱۹- مولانا عزیز الرحمان، **فتاویٰ دیوبند** معروف بہ **عزیز الفتاویٰ**، کراچی، دارالاشاعت، ج۹، ص۳

۲۰- نفسِ مصدر، ص ۶-۷

۲۱- نفسِ مصدر، ص۳-۴

اس مجموعے میں مفتی عزیز الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر و بیشتر وہی فتاویٰ ہیں جو کہ **فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل مکمل** کے نام[۲۲] سے بارہ ضخیم جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں جن کا تعارف آئندہ صفحات میں پیش کیا گیا ہے۔

چونکہ "فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل مکمل" کی اب تک صرف بارہ جلدیں ہی طبع ہو کر منظر عام پر آئی ہیں اس لیے چند اہم عنوانات (عقائد، سنت و بدعت، فرق باطلہ، تفسیر، حدیث، تصوّف و سلوک، بیوع، حظر و اباحت وغیرہ) کے متعلق دیے گئے فتاویٰ کا ذکر اس میں نہیں ملتا جب کہ "عزیز الفتاویٰ" میں تقریباً تمام ہی اہم عنوانات و موضوعات کے متعلق فتاویٰ موجود ہیں۔

۴- فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مکمل و مدلل: مفتی عزیز الرحمن بن فضل الرحمن (۱۲۷۵ھ-۱۳۴۷ھ / ۱۸۵۹ء- ۱۹۲۸ء)

فتاویٰ کا یہ مجموعہ بارہ (۱۲) جلدوں، چار ہزار نو سو اٹھاون (۴۹۵۸) صفحات اور آٹھ ہزار چار سو چوراسی (۸۴۸۴) فتاویٰ پر مشتمل ہے۔[۲۳] اس مجموعے کی جمع و ترتیب، تبویبِ ابواب، حواشی اور حوالہ جات کی تکمیل کا کام مفتی ظفیر الدین مرحوم نے انجام دیا۔ دارالاشاعت کراچی، پاکستان سے پہلی بار ۱۹۸۶ء میں شائع کیا گیا۔

۲۲- یہاں یہ وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ **فتاویٰ دارالعلوم دیوبند** کے نام سے فتاویٰ کے تین مجموعے دستیاب ہیں: ایک **فتاویٰ دارالعلوم دیوبند یعنی عزیز الفتاویٰ**، دوسرا **فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مکمل و مدلل** اور تیسرا **فتاویٰ دارالعلوم دیوبند یعنی امداد المفتین کامل** کے نام سے؛ پہلے دونوں مجموعے مفتی عزیز الرحمٰنؒ صاحب کے فتاویٰ پر مشتمل ہیں، جب کہ تیسرے مجموعے میں مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ صاحب کے فتاویٰ ہیں، تینوں مجموعوں کا تعارف الگ الگ پیش کیا گیا ہے۔

۲۳- اس مجموعے میں مفتی عزیز الرحمن کے ان فتاویٰ کو شامل کیا گیا ہے جو انھوں نے دارالعلوم دیوبند کے صدر مفتی کی حیثیت سے (ذیقعدہ، ۱۳۲۹ھ-رجب، ۱۳۴۶ھ / ستمبر، ۱۹۱۱ء- ۱۹۲۸ء) کے دوران میں جاری کیے جن کی تعداد سینتیس ہزار چھ سو اکسٹھ (۳۷۵۶۱) ہے، ان میں سے مکررات کو حذف کر کے ۸۴۸۴ فتاویٰ کو اس مجموعے میں شامل کیا گیا۔ چوں کہ شروع میں دارالعلوم دیوبند کے دارالافتا میں رجسٹر پر فتاویٰ کا باقاعدہ اندراج نہیں ہوتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۳۱۰ھ-۱۳۲۹ھ تک تقریباً انیس (۱۹) سال کے فتاویٰ کا ریکارڈ نہ ہونے کی وجہ سے اندازہ نہیں کیا جاسکتا کہ مفتی صاحب کے قلم سے کتنے فتاویٰ صادر ہوئے۔ تفصیل دیکھیے: (سید محبوب رضوی، **مقدمہ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند**، ج۱، ص۴۳)

مولانا ظفیر الدین مفتی صاحب کے فتاویٰ تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "یہ آپ بھی جانتے ہیں کہ ایک مستفتی کئی کئی سوالات اپنے کاغذ استفتاء میں لکھتے ہیں، اگر اوسطاً تین سوالات ہر مستفتی کے مان لیے جائیں تو اس طرح اصل مسائل کی تعداد تین گنی (گنا) ہو کر سوا لاکھ کے لگ بھگ ہو جاتی ہے اور یہ تعداد صرف پندرہ سولہ سال کی ہے۔ حضرت مفتی صاحب (جاری)

امتیازی خصوصیات

۱- فتاویٰ کا یہ مجموعہ تاحال نامکمل ہے کیوں کہ موجودہ گیارہ (۱۱) مطبوعہ جلدوں میں صرف صلاۃ، زکاۃ، صوم، حج، نکاح و طلاق وغیرہ سے متعلق فتاویٰ ہیں۔ جلد نمبر بارہ میں اَیمان (یعنی قسموں) حدود و قصاص، جزیہ، اور مرتدین سے متعلق مسائل کا ذکر ہے، جب کہ کئی اہم موضوعات (مثلاً عقائد، سُنّت وبدعت، حظر و اباحت اور بیوع وغیرہ) سے متعلق فتاویٰ کا ذکر اس میں نہیں ہے۔

۲- اس مجموعے کی ترتیب و تبویب وغیرہ کا موجودہ کام مفتی ظفیر احمد نے تقریباً چھبیس (۱۳۷۶ھ-۱۴۰۲ھ / ۱۹۵۷ء- ۱۹۸۲ء) سال میں کیا ہے[۲۴] اور ممکن ہے آئندہ بقیہ حصے کا کام مکمل کرادیا جائے۔

۳- دارالعلوم دیوبند کے پہلے باضابطہ مفتی اور دیوبندی مکتب فکر کے فتاویٰ کے مطبوعہ مجموعوں میں سے یہ پہلا ضخیم مطبوعہ مجموعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر مفتیوں کے فتاویٰ کے مجموعے ان کے ناموں سے منسوب ہیں جب کہ یہ مجموعہ مفتی عزیز الرحمن کے نام یا وطن کی طرف منسوب نہیں، بلکہ اس کو "دارالعلوم دیوبند" کے نام سے منسوب کرکے شائع کیا گیا ہے۔

۴- بعض دفعہ ایک ہی جیسے سوالات کے جوابات دو طرح کے ملتے ہیں: ایک جواب مختصر اور دوسرا مفصل و مدلل ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مفتی صاحب سائلین کی استعداد کو ملحوظ رکھتے ہوئے جواب دیا کرتے تھے، عوام کو مختصر اور علما کو طویل جواب دیا جاتا۔[۲۵] ان کے فتاویٰ میں عوام کی سہولت کو مد نظر رکھا گیا ہے اور فتویٰ دیتے وقت ایسی صورت مسئلہ بتانے سے اجتناب کیا گیا ہے جس پر عمل کرنے سے عوام کے لیے مشکلات پیدا ہو سکتی ہوں، مثلاً

☆ کنواں اگر ناپاک ہو جائے تو اس کو پاک کرنے کے بارے میں تین سو ڈول (۳۰۰) نکالنے والی صورت کے مطابق فتویٰ دیتے ہوئے لکھتے ہیں: "ہمارے حضراتِ اکابر حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب و حضرت مولانا شیخ الہند قدس سرہما وغیرہما کا اس پر اتفاق ہے کہ دو سو سے تین سو تک ڈول نکالنے سے

(گذشتہ سے پیوستہ) نے اس سے پہلے بھی اکیس سال خدمت افتا انجام دی ہے جس زمانہ کی نقلیں موجود نہیں ہیں اگر اتنی ہی تعداد اس دور کی فرض کرلی جائے۔۔۔ فتاویٰ کی تعداد کم وبیش ڈھائی تین لاکھ ہو جاتی ہے"۔ (سید محبوب رضوی، مرجعِ سابق، ج ۱، ص ۹۳)

۲۴- تفصیل دیکھیے: **فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مکمل ومدلل**، ج ۱، ص ۹۲، اور ج ۴، ص ۱۲

۲۵- مفتی عزیز الرحمن کے طرزِ افتا کے بارے مزید تفصیل دیکھیے: سید محبوب رضوی، مرجع سابق، ج ۱، ص ۴۹- ۹۶

پانی چاہ کا پاک ہو جاتا ہے اور بوجہ سہولت اسی پر فتویٰ دیا جاتا ہے اور یہاں ہمیشہ اسی پر عمل درآمد رہا ہے اور اب بھی ہے۔" (۲۶)

☆ جن فیکٹریوں اور کارخانوں میں عام داخلے کی اجازت نہیں ہوتی، جمعہ کی نماز کے جواز کا فتویٰ دیتے ہوئے لکھتے ہیں: "ان کارخانوں میں جمعہ درست ہے اور کارخانہ والوں کو اذن ہونا کافی ہے"۔ (۲۷)

۶- فتاویٰ کی زبان آسان اور عام فہم ہے جس سے ایک عام قاری بھی استفادہ کر سکتا ہے۔ مولانا ظفیر احمد نے نہ صرف اس مجموعے کی ترتیب و تبویب کا کام انجام دیا بلکہ مفید حواشی اور حوالہ جات کا مکمل اندراج کر دیا جس سے اہلِ علم اور فقہ و افتا کے طلبہ اصل مصادر تک بہ آسانی رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

۷- حوالہ جات قرآن و حدیث کے علاوہ زیادہ تر **الدر المختار**، **ردالمحتار**، **فتاویٰ عالمگیری**، **هداية** اور **بحر الرائق** سے نقل کیے گئے ہیں۔ مرتب نے ان مجمل حوالوں کی تکمیل کر دی، البتہ احادیث کے حوالوں کے لیے مرتب نے زیادہ تر انحصار **مشکوٰۃ المصابیح** اور اس کی شرح **مرقاۃ المفاتیح** پر کیا ہے۔

۸- اس مجموعے کی امتیازی اور منفرد خصوصیت یہ ہے کہ عمومی نوعیت کے مسائل، جن کا تعلق روزمرہ زندگی سے ہے، مثلاً طہارت، صلوٰۃ، زکوٰۃ، صوم، حج اور نکاح و طلاق وغیرہ، ان کے بارے میں تقریباً چھ ہزار سات سو (۶۷۰۰) فتاویٰ موجود ہیں (یعنی جلد اوّل سے چھ تک عبادات اور جلد نمبر (۷-۱۱) سات سے گیارہ تک نکاح و طلاق کے بارے میں فتاویٰ ہیں)۔ چودھویں صدی میں مرتب ہونے والی کتبِ فتاویٰ میں فتاویٰ کی اتنی بڑی تعداد کسی اور مجموعے میں نہیں ملتی۔

۱۱- چند جدید اور اہم مسائل جن کے بارے میں تفصیلی و تحقیقی فتاویٰ دیے گئے (۲۸):

۲۶- رضوی، مرجعِ سابق، ج ۱، ص ۱۷۳

۲۷- رضوی، مرجعِ سابق، ج ۵، ص ۱۱۰

۲۸- بالترتیب تفصیل ملاحظہ ہو: رضوی، مرجعِ سابق، (۱) ج ۱، ص ۲۰۷-۲۰۸، (۲) ج ۱، ص ۲۳۵، (۳) ج ۱، ص ۲۳۵، (۴) ج ۱، ص ۲۵۸، (۵) ج ۱، ص ۲۸۸، (۶) ج ۲، ص ۶۰، (۷) ج ۲، ص ۹۰، ۱۰۷، ۱۲۶، (۸) ج ۲، ص ۱۰۶، (۹) ج ۲، ص ۱۳۴، (۱۰) ج ۲، ص ۱۵۰، (۱۱) ج ۲، ص ۱۵۸-۲۶۸، (۱۲) ج ۵، ص ۴۴۷، (۱۳) ج ۵، ص ۶۰، ۹۰، ۱۴۳، (۱۴) ج ۶، ص ۴۷، ۸۳، ۸۷، ۱۰۹، (۱۵) ج ۶، ص ۱۴۰، (۱۶) ج ۶، ص ۲۴۲، (۱۷) ج ۶، ص ۲۴۳، (۱۸) ج ۶، ص ۲۵۳، (۱۹) ج ۶، ص ۲۹۵، (۲۰) ج ۶، ص ۲۹۶، (۲۱) ج ۶، ص ۳۰۰، (۲۲) ج ۶، ص ۳۳۲، ۳۴۰، (۲۳) ج ۶، ص ۲۹۳، ۲۹۴، ۳۴۹، (۲۴) ج ۶، ص ۳۵۶، ۳۶۹، ۳۷۲، ۳۸۱، (۲۵) ج ۶، ص ۴۰۷، ۴۰۸، (۲۶) ج ۶، ص ۵۲۴

☆ مروّجہ جرابوں اور انگریزی بوٹوں پر مسح کا حکم
☆ شراب ملی انگریزی ادویہ کے استعمال کا حکم
☆ کیا ٹنکچر (Tincture ایک جراثیم کُش دوا ہے) کا استعمال درست ہے؟
☆ جدید مشینوں پر بنے ہوئے کپڑوں کے استعمال کی تحقیق
☆ لنڈا بازار کے اونی کپڑوں وغیرہ کو پہن کر نماز پڑھنے کا مسئلہ
☆ قطبِ شمال اور قطبِ جنوب نماز اور روزوں کے اوقات کی تعیین کیسے ہوگی؟
☆ کوٹ پتلون پہن کر نماز پڑھنے کا حکم ☆ ریل گاڑی میں فرض نماز ادا کرنے کا حکم
☆ جہاز، ٹرین وغیرہ کے ڈرائیوروں، ملازمین اور گھوم پھر کر تجارت کرنے والوں کی نمازِ قصر کا حکم
☆ چھوٹے دیہات میں نمازِ جمعہ ادا کرنے اور جمعہ کا خطبہ علاقائی زبان میں پڑھنے کا حکم
☆ کاغذی نوٹوں اور کمپنیوں کے حصص پر زکوٰۃ کے احکام
☆ طرابلس اور ترک کے مصیبت زدہ کو چرم قربانی کی رقم بھیجنے کا حکم
☆ ہلال احمر کو چندہ دینے کا حکم
☆ قربانی ترک کرکے اس کی رقم بلقانی مسلمانوں کو دینا درست نہیں
☆ پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ اور اس رقم پر ملنے والے سود کا اطلاق نہیں ہوتا
☆ رویت ہلال اور اختلاف مطالع کے احکام ☆ روزہ کی حالت میں انجکشن لگوانے کا حکم

۵- امداد الفتاویٰ: اشرف علی بن عبد الحق تھانوی (۱۲۸۰ھ-۱۳۶۲ھ/ ۱۸۶۳ء-۱۹۴۳ء)

فتاویٰ کا یہ مجموعہ چھ جلدوں، تین ہزار چار سو انتالیس (۳۴۳۹) صفحات اور تین ہزار چار سو اڑتالیس (۳۴۴۸) فتاویٰ پر مشتمل ہے۔ ۱۹۸۵ء میں مکتبہ دارالعلوم کراچی سے شائع کیا گیا۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ کے فتاویٰ پہلی بار **فتاویٰ اشرفیہ** کے نام سے شائع کیے گئے، لیکن بعد میں آپ نے بہ ذات خود ان کو ترتیب و تبویبِ جدید کے ساتھ **امداد الفتاویٰ** کے نام سے شائع کرانا شروع کیا تھا۔ ابھی اس مجموعے کی چار جلدیں ہی مکمل ہوئی تھیں کہ آپ کی وفات ہوگئی۔[۲۹] بقیہ دو جلدوں کو مفتی محمد شفیعؒ نے مرتب کیا۔[۳۰]

۲۹- اشرف علی تھانوی، **امداد الفتاویٰ**، ترتیب جدید: مفتی محمد شفیع، کراچی، مکتبہ دارالعلوم کراچی، ج ۱، ص ۳

۳۰- تفصیل کے لیے دیکھیے: مقدمہ **امداد الفتاویٰ**، ج ۱، ص ۱۳- ۱۸

امتیازی خصوصیات

۱- فتاویٰ کے اس مجموعے کی امتیازی اور منفرد خصوصیت یہ ہے کہ یہ دیوبندی مکتبِ فکر کا پہلا مدلل و مفصل اور ضخیم مجموعہ ہے، کیوں کہ اس مجموعے میں عقائد، عبادات، معاملات اور جملہ مسائلِ زندگی کے بارے میں تفصیلی رہ نمائی ملتی ہے۔

۲- اس مجموعے کا نام اور ترتیب و تبویب کے فرائض خود مولانا تھانویؒ نے انجام دیے۔

۳- اس مجموعے میں شامل فتاویٰ اس صدی کا ایک مخصوص مجددانہ کارنامہ ہیں جس سے اس زمانے کے عوام ہی نہیں بلکہ علما اور اربابِ فتویٰ بھی بے نیاز نہیں ہو سکتے۔

۴- اس مجموعہ کی ایک امتیازی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں جدید مسائل کی تعداد دیگر فتاویٰ کے مجموعوں کی بہ نسبت زیادہ ہے۔

۵- نئی ایجادات اور حالاتِ حاضرہ سے متعلق جدید مسائل کے بارے میں مسئلے کے ہر پہلو پر گہری نظر، مکمل تحقیق اور اس کے ساتھ ابتلائے عام اور عوام کی سہولت کو سامنے رکھتے ہیں، چناں چہ ایسے اہم اور جدید مسائل کو مولانا اشرف علی تھانویؒ نے "حوادث الفتاویٰ" اور "ترجیح الراجح" کے عنوان سے **امداد الفتاویٰ** میں شامل کر دیا ہے۔(۳۱)

۶- ہر فتوے کے آخر میں تاریخ افتا درج ہے جس سے بہ آسانی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ مسئلہ کس دور میں پیش آیا اور اس طرح کے سوالات پوچھنے کی کیا ممکنہ وجوہات ہو سکتی ہیں۔

۷- اگر کسی مسئلے میں کوئی صریح جزئیہ نہ ملتا تو فتویٰ تحریر کرنے کے بعد تنبیہ کر دیتے ہیں کہ یہ جواب، قواعد و اصول سے لکھا گیا ہے، کوئی صریح جزئیہ کتبِ فقہ و فتاویٰ میں نہیں ملا، لہٰذا دوسرے اہلِ علم سے مراجعت کریں۔(۳۲)

۳۱- تھانوی، نفسِ مصدر، ج ۳، ص ۱۲۰- ۱۲۱

۳۲- مثلاً حکومت کی ناجائز ملازمت اختیار کرنے کے بارے میں فتویٰ تحریر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: "یہ مسئلہ کسی نقل جزئی سے نہیں لکھا، استدلال سے لکھا ہے جس پر مجھ کو اعتماد نہیں، اس لیے مناسب بلکہ واجب ہے کہ دوسرے علماء محققین سے بھی اطمینان کر لیا جاوے اور پھر بھی عمل کرتے وقت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد نفعل و نستغفر کو معمول رکھیں۔" تھانوی، نفسِ مصدر، ج ۳، ص ۴۰۹

۸- اسی طرح کسی جدید اور اختلافی مسئلے کے بارے میں جب کوئی واضح اور غیر مبہم صورت سامنے نہ آئے تو فتویٰ دیتے وقت دوسرے علما سے رجوع کرنے کا مشورہ بھی دیتے ہیں، مثال کے طور پر:

☆ ''پراویڈنٹ فنڈ'' کی رقم پر زکوٰۃ سے متعلق فتویٰ کے آخر میں ''تنبیہ'' کے عنوان سے لکھتے ہیں: ''روایات فقہ کو دیکھنے اور غور کرنے سے احقر کو یہی صحیح معلوم ہوتا ہے کہ فنڈ کی رقم پر ایام ماضیہ کی زکوٰۃ واجب نہیں، احتیاطاً دوسرے علماء سے بھی تحقیق کر لینا مناسب ہے''۔ (۳۳)

☆ ہوائی جہاز پر دورانِ پرواز میں نماز ادا کرنے کے جواز کا فتویٰ دینے کے بعد لکھتے ہیں: ''تنبیہ! یہ جواب قواعد سے لکھا گیا ہے، علماء سے اُمید ہے اگر یہ جواب صحیح نہ ہو تو براہِ نصح دین، احقر مجیب کو مطلع فرماویں۔ سمجھنے کے بعد اپنے جواب سے رجوع کر کے شائع کر دوں گا''۔ (۳۴)

۹- اس کتاب میں دلائل کے واضح ہونے کے بعد مولانا اشرف علی تھانویؒ اپنے پہلے دیے ہوئے فتوے سے صراحتاً رجوع کر کے تنبیہ بھی کر دیتے ہیں نیز رجوع کردہ فتوے کو بھی اس نقطہ نظر سے برقرار رکھتے ہیں تاکہ اہل علم دونوں کی بنیادوں پر غور کر کے کسی ایک کو ترجیح دے سکیں۔ مثلاً ۱۳۳۱ھ کو ایک فتویٰ دیا کہ تراویح قرآن سنانے کے لیے اگر کوئی مفت سنانے والا حافظ نہ ملے تو سننے والے مضطر کے حکم میں ہیں، اس لیے سننے والوں کو مضطر سمجھا جاوے گا، اور شرعی قاعدہ ہے کہ اضطرار، جالبِ تیسیر ہے اس لیے اگر ممکن ہو تو اُن سننے والوں کے حق میں اس فعل کی کچھ تاویل کرنا مناسب ہے اور یہاں یہ تاویل ممکن ہے کہ اس اُجرت کو، خواہ مشروط ہو یا معروف ہو کہ وہ بھی حکم مشروط میں ہے، بمقابلہ امامت کے کہا جاوے گا، جس کو متاخرین نے جائز رکھا ہے اور چوں کہ ختم سُنانے والا مضطر نہیں ہے، اُس کے حق میں اس تاویل کا اعتبار نہ کیا جاوے گا؛ پس اُس کے حق میں یہ اُجرت بحالہا نا درست رہے گی۔ (۳۵)

لیکن ایک سال بعد ۱۳۳۲ھ میں علی الاعلان ممنوع ہونے کا فتویٰ دیا اور وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''چونکہ یہ فتویٰ بعد کا ہے، مجیب کے نزدیک عمل کے لیے یہی متعین ہے، باقی فتویٰ سابق کا نقل کر دیا

۳۳- تھانوی، نفسِ مصدر، ج ۲، ص ۴۸

۳۴- تھانوی، نفسِ مصدر، ج ۱، ص ۳۹۵

۳۵- تھانوی، نفسِ مصدر، ج ۱، ص ۳۲۰ - ۳۲۱

اس خیال سے کہ دوسرے اہل علم بھی دونوں جوابوں کی بناؤں پر غور فرمالیں اور جو راجح ہو اُس پر فتویٰ دیں ممکن ہے کہ مجیب احقر کی نظر قاصر رہی ہو"۔[۳۶]

۱۰ - مولانا اشرف علی تھانویؒ کی افتا کے حوالے سے عظیم ملّی خدمت، جس کی مثال فتاویٰ کے دیگر معاصر مجموعوں میں نہیں ملتی، یہ ہے کہ آپ نے ضرورتِ شدیدہ کی بنا پر حنفی مذہب کے بجائے دوسرے مذاہب کی تحقیق کر کے ان کے مطابق فتوے دیے ہیں، چناں چہ ہندوستان میں شرعی قاضی وغیرہ کے نہ ہونے کے سبب نکاح و طلاق کے مسائل میں شوہروں کے مظالم اور عورتوں کے مسائل کی کثرت ہوئی یہاں تک کے پنجاب میں مسلم عورتوں کے ارتداد تک نوبت پہنچی، تو انھوں نے مذاہبِ اربعہ کی تحقیق کر کے مالکیہ کے مذہب کے مطابق فتویٰ صادر کیا اور پھر اس موضوع پر اپنے معتمد اہلِ علم حضرات کے ذریعے **الحیلۃ الناجزہ للحلیۃ العاجزہ** کے نام سے مستقل تصنیف کرائی۔[۳۷]

۱۱ - مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فتوے دیتے وقت شروع میں فتویٰ کا خلاصہ ذکر کر دیتے ہیں پھر اس کے بعد دلائل دے کر تفصیلی جواب دیتے ہیں۔[۳۸] بعض دفعہ فتویٰ دیتے وقت دلائل اور فقہ کی کتابوں سے عبارات پہلے نقل کر دیتے ہیں، اس کے بعد خلاصۃ الجواب ذکر کرتے ہیں۔[۳۹] اور بعض دفعہ فتوے میں کسی قدیم فتاویٰ کے مجموعے سے جواب سے متعلق صرف عربی عبارات نقل کر دیتے ہیں اور اپنی طرف سے کسی رائے کا اظہار نہیں کرتے۔[۴۰]

۳۶- تھانوی، نفسِ مصدرِ، ج ۱، ص ۳۲۰ - ۳۲۱

۳۷- تھانوی، نفسِ مصدر، ج ۲، ص ۳۶۱- ۳۷۶؛ نیز دیکھیے: ظفر احمد عثمانی، **امداد الاحکام**، (**تکملہ امداد الفتاویٰ**)، کراچی، مکتبہ دارالعلوم، ج ۲، ص ۶۹۹- ۷۵۸

۳۸- عثمانی، نفسِ مصدر، ج ۱، ص ۹۱، سوال نمبر ۱۳۹، ج ۱، ص ۱۶۶، سوال نمبر ۴۰۰، ج ۱، ص ۱۲۲، سوال نمبر ۴۳۵، ج ۱، ص ۵۲۳، سوال نمبر ۵۶۹، ج ۲، ص ۱۳۹، سوال نمبر ۲۰۰، ج ۴، ص ۳۶۱، سوال نمبر ۴۵۱، ج ۴، ص ۴۹۲، سوال نمبر ۵۴۶

۳۹- عثمانی، نفسِ مصدر، ج ۱، ص ۹۷، سوال ۳۵۹، ج ۱، ص ۱۲۱، سوال نمبر ۴۹۸، ج ۱، ص ۴۵۳، سوال نمبر ۶۵۸، ج ۱، ص ۴۹۹، سوال نمبر ۴۴۸، ج ۲، ص ۶۶۱- ۶۶۴، سوال نمبر ۴۳۷، ج ۲، ص ۴۶۷، سوال نمبر ۴۸۵، ج ۱، ص ۵۶۵، سوال نمبر ۵۸۰، ج ۳، ص ۳۷۵، سوال نمبر ۳۳۸، ج ۴، ص ۲۰۶، سوال نمبر ۲۰۷، ج ۴، ص ۲۵۳، سوال نمبر ۲۵۷

۴۰- عثمانی، نفسِ مصدر، ۱ : ۳۳۶، سوال نمبر ۴۳۰۔ ۳ : ۱۵۲، سوال نمبر ۴، ۲۰۱: ۳۲۹، سوال نمبر ۴۱۰

۱۲- اور اگر سائل نے اپنے سوال میں کوئی عقلی اعتراض پیش کیا تو جواب دیتے وقت دلائل نقلیہ کے ساتھ ساتھ دلائل عقلیہ بھی دیتے ہیں۔[۴۱]

۱۳- اس مجموعے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ دیگر مفتیوں نے جہاں کہیں مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے کے برعکس فتویٰ دیا ہے اور اس فتوے کو راجح قرار دے کر امت کو اس پر عمل کرنے کا مشورہ دیا ہے (اگرچہ اس طرح کے فتاویٰ مولانا اشرف علی تھانویؒ کی وفات کے بعد کے ہیں) اس طرح کے فتاویٰ کے بارے میں مفتی محمد شفیع یا مفتی محمد تقی عثمانی کی تحقیق اس مجموعے میں حاشیے یا ضمیمے کے طور پر موجود ہے۔[۴۲]

۱۴- اس مجموعے کی ایک منفرد خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں کافی تعداد میں مفصل و مدلل فتاویٰ موجود ہیں، جو تحقیقی مقالہ جات کی حیثیت رکھتے ہیں۔[۴۳]

۴۱- عثمانی، نفسِ مصدر، ۴:۱- : ۳۳۳، سوال نمبر ۴۲۷

۴۲- بہ طور نمونہ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

☆ سوال نمبر ۴۴۲، جلد اول، صفحات: ۳۴۹-۳۵۰، میں مفتی رشید احمد لدھیانوی نے مولانا تھانوی کے تسامح کا ذکر کیا۔ سوال نمبر ۴۴۵، جلد اول، صفحات: ۳۵۲-۳۵۵، میں مفتی محمد تقی عثمانی کی ایک تفصیلی تحقیق موجود ہے جس کی تصدیق مفتی محمد شفیع اور مفتی رشید احمد نے بھی کی ہے۔ جلد اول، ص ۴۰۴ کے حاشیے پر ٹشو پیپر سے استنجا کرنے کے جواز کا فتویٰ موجود ہے جو مفتی محمد شفیع نے دیا ہے، جب کہ سوال نمبر ۱۳۴، جلد اول، صفحات: ۸۷-۸۸ پر مولانا تھانوی نے ٹشو پیپر سے استنجا کرنے کے بارے میں مکروہِ تحریمی کا فتویٰ دیا۔

☆ جلد اول، صفحات: ۶۰۵-۶۰۸ پر ”ضمیمہ امداد الفتاویٰ بابت مسئلہ مکبر الصوت“ کے عنوان کے تحت مفتی محمد شفیع نے نماز اور وعظ وغیرہ میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کے جواز کا فتویٰ دیا ہے، جب کہ مولانا اشرف علی تھانوی کی سوال نمبر ۶۳-۷۶۴، صفحات ۵۸۱-۶۶۰ میں ایک مفصل اور تحقیقی بحث موجود ہے جس میں ثابت کیا گیا کہ نماز اور وعظ وغیرہ میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال جائز نہیں۔

۴۳- بہ طور مثال چند فتاویٰ کا حوالہ پیش خدمت ہے: ”رسالہ ضمّ شارد الإبل في ذم شارد ابِل“ اس فتوے میں ثابت کیا گیا ہے کہ شریعت اسلامیہ کی رو سے نابالغ لڑکے اور لڑکی دونوں کا نکاح کرنا شرعاً درست اور جائز ہے اور اس کے خلاف حکومت کا قانون مداخلت فی الدین ہے۔ دیکھیے: تھانوی، **امداد الفتاویٰ**، ج ۲، ص ۲۴۵-۲۶۰ (جاری)

۶- کفایت المفتی: کفایت اللہ بن عنایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۹۲ھ-۱۳۷۲ھ / ۱۸۷۵ء- ۱۹۵۲ء)

فتاویٰ کا یہ مجموعہ نو(۹) جلدوں تین ہزار چار سو ستر (۳۴۷۰) صفحات اور چار ہزار پانچ سو دو(۴۵۰۲) فتاویٰ پر مشتمل ہے۔ اس مجموعے کی جمع و ترتیب کا کام مفتی کفایت اللہ کے بیٹے حفیظ الرحمن واصف نے انجام دیا۔ مکتبہ امدادیہ ملتان سے شائع کیا گیا، سن ندارد۔

امتیازی خصوصیات

۱- فتاویٰ کا یہ ایک مکمل مجموعہ ہے اس لیے کہ اس میں زندگی کے تقریباً ہر شعبے (عقائد، عبادات اور معلات) سے متعلق مفصل و مدلل فتاویٰ موجود ہیں۔ اس مجموعے میں مفتی صاحب کے اُن فتاویٰ کو جمع کیا گیا ہے: جو فتاویٰ کے رجسٹروں، اخبار ''الجمعیہ'' اور مفتی صاحب کی ذاتی ڈائریوں اور مختلف مطبوعہ کتابوں میں سے لیے گئے ہیں۔ [۴۴] ہر جلد کے شروع میں مرتب نے فتاویٰ کی تعداد کے ساتھ ساتھ اس امر کی بھی وضاحت کر دی ہے کہ اس جلد میں شامل فتاویٰ کہاں کہاں سے اخذ کیے گئے ہیں۔

۲- مفتی کی فتویٰ نویسی پر ان کے اساتذہ کو بھی اعتماد تھا، چناں چہ جب انگریز حکومت کے خلاف ہندوستان میں ''ترکِ موالات'' تحریک شروع ہوئی تو اس وقت مسلمانوں نے شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ

(گذشتہ سے پیوستہ) ☆ ''رسالہ رَافعُ الضَنک عن منافعِ البنکْ'' اس فتوے میں سیونگ بینک، بنگال اور لندن بینک، جس کی شاخیں اس دور میں پورے ہندوستان میں پھیلی ہوئی تھیں، ان میں روپیہ داخل کر کے سود لینے کی حرمت کو مفصل و مدلل انداز میں ثابت کیا گیا۔ دیکھیے: تھانوی، مصدرِ سابق، ج۳، ص۱۶۰-۱۵۵

☆ ''کشف الدُّجیٰ عن وجه الرِّبوا'' ایک سو چھبیس صفحات پر مشتمل اس تفصیلی فتوے میں دلائل اور قواعد کی روشنی میں سود کی مروّجہ مختلف صورتوں کی حرمت بیان کی گئی، دیکھیے: تھانوی، مصدرِ سابق، ج ۳، ص۱۷۹-۳۰۲

☆ ''رسالہ الاعتصام بحبل شعائر الإسلام'' اس فتوے میں ثابت کیا گیا ہے کہ محض ہندوؤں کو خوش کرنے کے لیے یا ان سے اتفاق پیدا کرنے کے لیے گائے کے ذبیحے کو موقوف کرنا ہرگز جائز نہیں۔ دیکھیے: تھانوی، مصدرِ سابق، ج۳، ص۵۷۶-۵۹۶

چند مزید تفصیلی فتاویٰ درج ذیل مقامات پر دیکھے جاسکتے ہیں: ۱- رسالہ دربارہ دعا بعد الصلوٰۃ، ج ۱، ص ۵۵۹-۵۷۹، ☆ ''رسالہ کلمۃ الصوم فی حکم الصوم'' ج ۲، ص۱۱۴-۱۲۲، ☆ شرائط جواز تعلیم ترجمۂ قرآن مجید'' ج ۴، ص۷۹-۸۵ ☆ جلد۴ صفحات ۶۰۸-۶۸۴ میں بارہ مفصل فتاویٰ ملاحظہ ہوں۔ ☆''رسالہ جزل الکلام فی عزل الامام'' ج ۵، ص۱۱۰-۱۲۲

۴۴- مفتی کفایت اللہ دہلوی، **کفایت المفتی**، کراچی، دارالاشاعت، ج ۱، ص ۸- ۱۲

سے فتویٰ طلب کیا تو شیخ الہند نے اس مسئلے کے بارے میں فتویٰ دینے کے لیے جن علما کے نام تجویز کیے تھے، ان میں مفتی کفایت اللہ کا نام سر فہرست تھا۔[۴۵]

۳- ان کے فتاویٰ کی ایک اہم، منفرد اور امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ ان کا فتویٰ بہت مختصر مگر مدلل اور استفتا کی عبارت کے عین مطابق (To the Point) ہوتا ہے، اور فتوے کی عبارت اکثر مفتیوں کے فتاویٰ کی طرح زیادہ پیچیدہ اور طویل نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا فتویٰ نویسی کا انداز نہ صرف عوام میں مقبول ہوا بلکہ بعض مسلم ریاستیں اور سرکاری عدالتیں مسلمانوں کے مذہبی امور، خصوصاً نکاح وطلاق کے معاملات میں، فتوے کے لیے ان سے رجوع کرتی تھیں۔[۴۶]

۴- مفتی کفایت اللہ کی فتویٰ نویسی کی شہرت کا یہ عالم تھا کہ نہ صرف ہندوستان کے گوشے گوشے سے ان کے پاس استفتا آتے تھے بلکہ بیرون ممالک سے بھی لوگ اپنے مسائل کا شرعی حل دریافت کرنے کے لیے ان سے رجوع کرتے تھے۔[۴۷] اس کے علاوہ اس مجموعے میں مستفتی کا نام، تاریخ اور جگہ کے بارے وضاحت کی گئی ہے جس سے بہ آسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ مسئلہ کس دور میں اور کس جگہ پیش آیا تھا۔

۴۵- عبدالرشید ارشد، **بیس بڑے مسلمان**، لاہور، مکتبہ رشیدیہ، ص ۴۴۳

۴۶- اس طرح کی سینکڑوں مثالیں جابجا دیکھی جاسکتی ہیں بہ طور نمونہ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

☆ " استفتائے وزارت جلیلہ معارف افغانستان" آٹھ دفعات پر مشتمل مفصل استفتا، افغانستان کی حکومت کی طرف سے (۱۴، جمادی الاولیٰ، ۱۳۴۳ھ / ۱۱ دسمبر، ۱۹۲۴ء) مفتی صاحب کے پاس آیا تھا جس میں عورتوں کی تعلیمِ جدید وغیرہ سے متعلق سوالات پوچھے گئے تھے، مفتی صاحب نے تمام سوالات کے جوابات تحقیقی انداز میں دیے، نفسِ مصدر، ج ۲، ص ۲۵-۴۰

☆ "استفتا از جناب چودھری عبدالعزیز صاحب ممبر اسمبلی ریاست کپورتھلہ" یہ استفتا (۱۳، ذیقعدہ، ۱۳۴۱ھ / یکم اپریل، ۱۹۳۰ء) "قانون انضباط تعدد ازدواج" کے بارے میں مفتی صاحب کے پاس آیا تھا۔ (نفسِ مصدر، ج ۵، ص ۲۸۷- ۲۸۸)

☆ " استفتا از محمد حسن خان منتظم اوقاف اہل اسلام ریاست بھوپال" یہ استفتا محکمہ اوقاف ریاست بھوپال کی طرف سے اراضی وقف کے بارے میں آیا تھا، (نفسِ مصدر، ج ۷، ص ۲۳۰-۲۳۲)

☆ "استفتاء از چیف کمشنر آفس پورٹ بلیر" یہ استفتا چیف کمشنر آفس پورٹ بلیر کی طرف سے (۵، ذیقعدہ، ۱۳۵۲ھ / ۲۰، فروری، ۱۹۳۴ء) مہر کے دعویٰ کے متعلق آیا تھا جو کہ ہائی کورٹ میں دائر کیا گیا تھا۔ (نفسِ مصدر، ج ۵، ص ۱۱۴-۱۱۶)

☆ "استفتاء از چیف سیکرٹری ریاست جاورہ" یہ استفتا چیف سیکرٹری ریاست جاورہ کی طرف سے (۶، ذیقعدہ، ۱۳۵۲ھ / ۲۱، فروری، ۱۹۳۴ء) آیا تھا۔ (نفسِ مصدر، ج ۵، ص ۱۱۶-۱۱۷)

۴۷- بہ طور نمونہ چند مثالیں دیکھیے: ☆"برما" ۱۲۵:۷، ۳۷۴، ۲۰۹، ☆"جنوبی افریقہ" ۲۷۲:۵، ۳۱۵:۷، ۲۶۸:۸، (جاری)

۵- جلد نمبر ۱، ۴ اور ۷ کے آخر میں مرتب کی طرف سے " فرہنگ اصطلاحات " کے عنوان کے تحت فقہ کے مشکل الفاظ اور اصطلاحات کی مناسب تشریح کر دی گئی ہے جن کا استعمال مفتی صاحب نے اپنے فتاویٰ میں کیا ہے۔

۶- اگر کوئی استفتا ایسا آیا جس میں مستفتی نے شخصی ناموں کے ساتھ استفسار کیا ہو تو ایسے مسائل کا جواب دینے میں اصولِ افتا کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے شخصیت کو نام زد کر کے نہ صرف فتویٰ دینے سے گریز کرتے ہیں بلکہ اس طرح نام زدگی کے ساتھ استفتا کی ممانعت پر متنبہ بھی کر دیتے ہیں۔ مثلاً ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں: "۔۔۔ دارالعلوم دیوبند کو ایسی باتوں سے محفوظ رکھنا جو اس کی حالت مالیہ و انتظامیہ اور وقار کے لیے مضر ہوں۔ اہل شوریٰ کا فرض ہے اور یہ فیصلہ کرنا کہ فلاں آدمی دارالعلوم کے لیے مضر ہے یا نہیں، یہ بھی اہل شوریٰ کا منصب ہے۔ میں اشخاص کے متعلق اظہار رائے بھی مفتی کے منصب سے خارج سمجھتا ہوں چہ جائیکہ حکمِ شرعی لگاؤں۔"[۴۸] ایک اور جگہ لکھتے ہیں: "اور شخصی ناموں سے استفتاء کرنا شخصیات کے متعلق جواب دینا آداب استفتاء کے خلاف ہے۔"[۴۹]

۷- مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی فتویٰ نویسی کی ایک اور امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے بہت سے جدید مسائل کے بارے میں شروع ہی سے ایسے فتاویٰ دیے جن کے بارے میں دیگر کئی ہم عصر مفتیوں کو فتویٰ دینے میں تأمل تھا یا مفتی کفایت اللہ کے فتوے کے برعکس فتوے دیا اور بعد میں پھر انہی مفتیوں یا ان کے جانشینوں نے اپنے سابقہ فتوے سے رجوع کرتے ہوئے اسی طرح کا فتویٰ دیا جو کہ مفتی کفایت اللہ پہلے دے چکے تھے۔ اس طرح کی بہت سی مثالیں اس مجموعے کی جلد ۲، ۷، اور ۹ میں دیکھی جا سکتی ہیں؛ بہ طور نمونہ چند مثالیں دیکھیے:-[۵۰]

(گذشتہ سے پیوستہ) ☆ "اسکاٹ لینڈ" ۸:۲۶۸، ☆" افغانستان" ۲:۲۵، ☆"لورالائی، بلوچستان" ۴:۲۶۶۔

☆ کفایت اللہ دہلوی، مصدرِ سابق، ج ۴، ص ۲۶۹، ۲۷۷، ج ۵، ص ۲۸، ۳۹، ۱۰۲، ۱۰۳، ۲۷۳، ۲۸۷، ج ۷، ص ۱۸۴، ۲۳۱، ج ۸، ص ۳۱، ۱۰۰، ۲۱۸، ۲۵۰، ۲۵۲، ج ۹، ص ۴۲، ۱۴۹، ۱۵۰، ۲۰۳، ۲۳۷، ۲۷۵، ۳۱۹، ۳۸۳، ۴۳۸

۴۸- نفسِ مصدر، ج ۲، ص ۲۳۴، ج ۷، ص ۱۶۱

۴۹- نفسِ مصدر، ج ۲، ص ۲۴۰

۵۰- نفسِ مصدر، ج ۳، ص ۱۳، ج ۹، ص ۲۰۱، ج ۴، ص ۲۸۸، ج ۸، ص ۹۲، ج ۴، ص ۲۷۸، ج ۸، ص ۱۱۳، ج ۸، ص ۱۲۱، ج ۹، ص ۵۰۷، ج ۲، ص ۴۰

☆ نماز، اذان اور خطبہ جمعہ میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کے جواز کا فتویٰ
☆ پراویڈنٹ فنڈ سے حاصل ہونے والی رقم کے استعمال کے جواز کا فتویٰ
☆ پراویڈنٹ فنڈ سے حاصل ہونے والی رقم پر بعد از وصول زکوٰۃ کے وجوب کا فتویٰ
☆ کرنسی نوٹ سے زکوٰۃ کی ادائگی اور سونا چاندی کے خریدنے کے جواز کا فتویٰ
☆ جائز کاروبار کرنے والی کمپنیوں کے حصص کی خرید وفروخت کے جواز کا فتویٰ
☆ ریڈیو کے ذریعے آنے والی چاند کی خبر کے معتبر ہونے کا فتویٰ
☆ کتابت و تعلیمِ نسواں کے جواز کا فتویٰ

۸- مفتی صاحب کے ایسے فتاویٰ بھی بہ کثرت موجود ہیں جن کی توثیق ان کے ہم عصر مختلف اکابر اہلِ افتا نے کی ہے۔[(۵۱)]

۹- اس مجموعے سے سینکڑوں ایسے جدید مسائل کے بارے میں رہ نمائی ملتی ہے جن کا ذکر دیگر معاصر فتاویٰ کے مجموعوں میں ہے ہی نہیں یا بہت کم ہے بہ طور نمونہ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:[(۵۲)]

☆ ضرورت کے وقت مریض کو انسانی خون دینے کے جواز کا فتویٰ
☆ خاکسار تحریک کے بانی عنایت اللہ کے بارے میں تفصیلی بحث
☆ ساردا ایکٹ کی مفصل تردید کرتے ہوئے فتویٰ دیا کہ یہ قانون مسلمانوں کے عائلی قوانین میں مذہبی مداخلت ہے۔
☆ اگر شوہر کو عمر قید ہو جائے تو بیوی عدالت سے نکاح فسخ کرا سکتی ہے
☆ تقسیم ہند سے نکاح وطلاق کے پیدا شدہ مسائل کا حل
☆ مسودہ قانون حج پر تفصیلی نظر ☆ حقوق مذہبی اور شریعت بل

۵۱- مثلاً "رسوم مروّجہ" کے عنوان کے تحت ستائیس (۲۷) مختلف رسوم کے بارے میں دیے گئے ان کے فتوے کی چھپن(۵۶) مفتیوں نے تصدیق کی ہے، نفسِ مصدر، ج۹، ص۷۷-۱۷

☆ اسی طرح ریڈیو کے ذریعے چاند کے بارے میں آنے والی خبر کے معتبر ہونے کا فتویٰ دیا جس پر سینتیس(۳۷) مفتیوں کی تصدیقات موجود ہیں۔(نفسِ مصدر، ج۹، ص۵۰۶-۵۰۸)

۵۲- نفسِ مصدر، ج ۹، ص۱۴۲-۱۴۵؛ ج ۱، ص۲۹۱-۳۱۰؛ ج ۵، ص۳۶۰-۳۸۱؛ ج۶، ص ۸۷؛ ج ۶، ص۱۳۴؛ ج ۴، ص۳۰۸-۳۱۸؛ ج ۹، ص۲۷۳-۳۰۳

۱۰- مفتی کفایت اللہؒ عموماً مختصر فتویٰ دیتے ہیں لیکن ضرورت کے وقت قرآن و سنت کے علاوہ فقہ و فتاویٰ کی کتابوں سے دلائل نقل کر کے مفصل و مدلل فتاویٰ بھی دیتے ہیں، بہ طور مثال درج ذیل فتاویٰ دیکھے جاسکتے ہیں۔(۵۳)

☆ حکمِ ارتداد بہ تلفظ الفاظِ کفریہ ☆ معجزہ اور کرامت کے درمیان فرق
☆ عاشورۂ محرم کی رسومات کی شرعی حیثیت ☆ امامت، تعلیمِ قرآن اور اذان پر اُجرت کا مسئلہ
☆ روافض کا خلفائے ثلاثہ پر سب وشتم وغیرہ کی مذمت
☆ ولایتی صابون کے استعمال کے بارے میں ایک تحقیقی مقالہ
☆ فدیہ صوم وصلوٰۃ اور مروّجہ حیلۂ اسقاط کی تحقیق
☆ اختلاف مطالع اور رویت ہلال کی تحقیق
☆ ضبطِ تولید (برتھ کنٹرول) کی شرعی حیثیت
☆ عورتوں کا نماز باجماعت، جمعہ، عیدین اور مجلس وعظ میں شرکت کرنے کے بارے میں تحقیق
☆ ہندو کا مال مسجد میں صرف کرنے کی تحقیق
☆ مسجد کے اوقاف کی آمدنی کے مصارف کا شرعی طریقہ
☆ مفتی محمد شفیع کی کتاب **مساوات اسلامی کی حقیقت** پر مفصل تبصرہ

۷- خیر الفتاویٰ: خیر محمد بن الٰہی بخش جالندھری (۱۳۱۳ھ-۱۳۹۰ھ / ۱۸۹۵ء-۱۹۷۰ء) و دیگر مفتیانِ خیر المدارس

فتاویٰ کا یہ مجموعہ تین جلدوں، دو ہزار انتیس (۲۰۲۹) صفحات اور ایک ہزار نو سو سولہ (۱۹۱۶) فتاویٰ پر مشتمل ہے۔ ان فتووں کو مفتی محمد انور نے مرتب کیا ہے اور مکتبہ الخیر ملتان سے ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء میں شائع کیا گیا۔ اس مجموعے کو چوں کہ مولانا خیر محمد جالندھری کے نام سے منسوب کیا گیا ہے اس لیے صرف ان کے حالات تحریر کیے جاتے ہیں۔

۵۳- نفسِ مصدر؛ ج ۱، ص ۱۱۱-۱۱۴؛ ج ۱، ص ۴۶-۵۴ ؛ ج ۲، ص ۱۹-۲۴؛ ج ۱، ص ۱۶۵-۱۷۷ ؛ ج ۲، ص ۱۳۲-۱۳۸، ج ۲، ص ۲۷۷-۲۸۴؛ ج ۴، ص ۱۶۷-۱۷۸؛ ج ۴، ص ۲۱۸-۲۲۷؛ ج ۵، ص ۲۸۹-۲۹۶؛ ج ۷، ص ۷۴-۸۰؛ ج ۵، ص ۳۹۱-۴۳۱؛ ج ۷، ص ۲۷۵-۴۶۴؛ ج ۷، ص ۲۸۶-۳۷۷

امتیازی خصوصیات

۱- اس مجموعے کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شامل فتاویٰ کسی ایک مفتی کے نہیں ہیں، بلکہ "خیر المدارس ملتان" کے دارالافتا سے وابستہ متعدد مفتیوں کی طرف سے جاری کیے گئے فتاویٰ کو جمع کیا گیاہے۔[۵۴] چوں کہ یہ فتاویٰ متعدد مفتیوں کے ہیں[۵۵] اس لیے مجموعی طور پر کوئی ایک رائے قائم کرنا مشکل ہے البتہ فتویٰ نویسی کا عمومی انداز تقریباً یک ساں ہے کہ ہر فتویٰ مختصر اور مدلل بہ حوالہ ہے۔ عموماً سب سے پہلے سوال کا جواب مختصراً پیش کیا جاتا ہے اس کے بعد دلائل اور فقہ و فتاویٰ وغیرہ کی کتابوں سے اقتباسات نقل کیے جاتے ہیں۔

۲- اب تک اس مجموعۂ فتاویٰ کی چھے جلدیں شائع ہوئی ہیں جن میں عبادات اور معاملات کے مختلف امور سے متعلق فتاویٰ کو جمع کیا گیاہے۔ اکثر فتاویٰ مختصر مگر مدلل ہیں، زبان سہل و آسان ہے حوالہ جات اور دلائل تفصیل سے ذکر کیے گئے ہیں البتہ حوالہ جات میں پیش کی گئیں عربی عبارات کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔

۵۴- جیسا کہ مرتبین کی طرف سے "پیش لفظ" کے ذیل میں وضاحت کی گئی ہے: "دارالافتا مذکور میں قیام پاکستان سے اب تک تقریباً ۴۰ سال کے فتاویٰ، جو عارف باللہ فقیہ عصر حضرت مولانا خیر محمد صاحب قدس سرہٗ، فاضلِ محقق حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب اور دیگر مفتیان خیر المدارس کی نادر تحقیقات کا ماحصل ہیں"۔ دیکھیے: خیر محمد جالندھری، **خیر الفتاویٰ**، ملتان، مکتبہ امدادیہ، ج ۱، ص ۲۴

۵۵- اس مجموعے میں مولانا خیر محمد کے بعد مفتی محمد عبداللہ کے فتاویٰ کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔

☆ مفتی محمد عبداللہ نے دار العلوم دیوبند سے سندِ فراغت حاصل کی۔ قیام پاکستان سے قبل مراد آباد میں درس و تدریس اور افتا کی خدمات انجام دیتے رہے، قیام پاکستان کے بعد جامعہ خیر المدارس اور قاسم العلوم ملتان سے وابستہ رہے، مفتی محمد عبداللہ بہ یک وقت جامعہ خیر المدارس اور قاسم العلوم کے شیخ الحدیث، دینی مجلے "الصدیق" کے مدیر، ادارہ نشر واشاعت کے بانی ،جمعیت علماے اسلام کی مجلس شوریٰ کے رکن اور وفاق المدارس کے خازن رہے۔ ان کی وفات ۳، جمادی الاولیٰ، ۱۴۰۵ھ / ۲۵، جنوری، ۱۹۸۵ء، ملتان میں ہوئی۔ (خیر محمد جالندھری، مصدرِ سابق، ج ۱، ص ۳۲)

☆ تیسرے نمبر پر مفتی عبدالستار کے فتاویٰ ہیں جو عرصہ سینتالیس (۴۷) سال سے جامعہ خیر المدارس کے دارالافتا سے وابستہ ہیں۔ چوتھے نمبر پر مفتی محمد انور کے فتاویٰ ہیں مفتی محمد انور ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء سے جامعہ خیر المدارس میں درس تدریس کے علاوہ افتا کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ (تفصیل دیکھیے: نفس مصدر، ج ۱، ص ۳۲- ۳۴) ان مذکورہ مفتیوں کے علاوہ مفتی محمد صدیق، مفتی محمد اسحق، مفتی اصغر علی اور دیگر جامعہ خیر المداس کے علما کے فتاویٰ بھی اس مجموعے میں شامل ہیں۔

۳- فاضل مرتب نے ترتیب و تبویب کی ذمہ داری بہ خوبی انجام دی ہے۔ ہر فتوے کے آخر میں مفتی کا نام اور تاریخِ فتویٰ درج کر دی گئی ہے۔

۴- اس مجموعے میں ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء کے اختتام میں موضوع بحث بننے والے اہم مسئلے "حکومت پاکستان کا موجودہ نظامِ زکوٰۃ و عشر آرڈی نینس" سے متعلق مفید تحقیقی بحث شامل ہے۔

اس آرڈنینس کی وجہ سے اٹھائے جانے والے سوالات کچھ یوں ہیں :

☆ کیا حکومت بینکوں میں جمع شدہ رقم کو اموالِ ظاہرہ قرار دے کر زکاۃ وصول کر سکتی ہے؟

☆ بینکوں میں جمع شدہ رقم اموالِ باطنہ کے زمرے آتی ہے اور حکومت کو جبراً زکاۃ وصول کرنے کا حق حاصل نہیں؟

اس بحث میں مختلف اہلِ علم کی تحقیقات کو یک جا کر کے شائع کیا گیا ہے اس تحقیقی بحث میں اس موضوع پر تحقیق کرنے والے اہل علم کے لیے کافی رہ نمائی موجود ہے۔

☆ مفتی عبد الستار کا اس تحقیقی بحث (جو کہ ایک سو تیرہ صفحات پر محیط ہے) میں یہ مؤقف رہا ہے کہ بینکوں میں جمع شدہ رقم اموالِ باطنہ کے زمرے میں آتی ہے اور حکومت کو جبراً زکاۃ وصول کرنے کا حق حاصل نہیں ہے، مفتی صاحب نے اپنے مؤقف کو مدلل و مفصل انداز میں پیش کیا۔(۵۶)

۵- اس مجموعے کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ زکوٰۃ و عشر سے متعلق چند جدید مسائل کے بارے میں تفصیلی رہ نمائی ملتی ہے، جب کہ دیگر فتاویٰ کے مجموعوں میں اس نوعیت کے مسائل کے بارے میں اتنی مفصل رہ نمائی نہیں ملتی۔(۵۷)

۵۶- تفصیل ملاحظہ ہو: نفسِ مصدر، ج ۳، ص ۴۹۶- ۶۰۸

۵۷- مثلاً مرکزی وزارت مالیات حکومت پاکستان کی طرف سے زکوٰۃ و عشر سے متعلق انتالیس (۳۹) سوالات پر مشتمل ایک سوال نامے کا مفصل جواب، کارخانوں اور تجارتی اداروں سے زکوٰۃ لینے کا حکم، کمپنیوں کے قابلِ انتقال حصص کی زکوٰۃ کا حکم، رائج الوقت سکوں کی زکوٰۃ، حکومت جو زکوٰۃ کا پیسہ دینی مدارس کو دیتی ہے کیا اس رقم کا لینا جائز ہے؟، نوٹوں میں زکوٰۃ کے وجوب پر ایک شبہ کا جواب، پاکستانی زمینیں عشری ہیں یا خراجی؟، دفاعی فنڈ میں زکوٰۃ دینے کا حکم؟، کیا زکوٰۃ کا پیسہ بذریعہ منی آڈر بھیجنے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے؟ اور اموالِ ظاہرہ اور اموالِ باطنہ کی تحقیق جیسے مسائل قابلِ ذکر ہیں۔ تفصیل دیکھیے: نفسِ مصدر، ج ۳، ص ۳۵۱- ۵۱۴

۶ - اس مجموعے میں شامل چند مفصل فتاویٰ درج ذیل ہیں:[۵۸]

☆ مسئلہ حیات النبی کی تحقیق ☆ شیعہ اثنا عشریہ کے خاص عقائد

☆ رسول اللہ ﷺ کی بنات اربعہ کے متعلق اہم تحقیق

☆ داڑھی کے بارے میں مولانا مودودی کو موقف کا مدلل جواب

☆ کیپٹن ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی کیماڑی کراچی، ضال مضل ہے

☆ بذریعہ فلم قرآن کی تبلیغ، توہینِ قرآن ہے

☆ منکرین حدیث کے دو اعتراضات کا جواب

☆ ناخن پالش کی حالت میں وضو کا حکم

☆ نماز اور اذان کے لیے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کا حکم

☆ آنکھیں دینے کی وصیت کر جانے کا حکم

۸-امداد الاحکام: ظفر احمد بن لطیف احمد (۱۳۱۰ھ-۱۳۹۴ھ / ۱۸۹۲ء-۱۹۷۴ء) و عبد الکریم بن محمد غوث (۱۳۱۵ھ-۱۳۶۸ھ / ۱۸۹۷ء-۱۹۴۹ء)

فتاوی کا یہ مجموعہ دو جلدوں، ایک ہزار سات سو چالیس (۱۷۴۰) صفحات اور دو ہزار ایک سو اکہتر (۲۱۷۱) فتاویٰ پر مشتمل ہے۔ اس مجموعے کی جمع و ترتیب اور تبویبِ ابواب کے فرائض مفتی محمد شفیع کی زیر نگرانی مفتی محمد رفیع عثمانی اور مولانا محمود اشرف نے انجام دیے، مکتبہ دار العلوم کراچی سے ۱۹۹۱ میں شائع کیا گیا۔

امتیازی خصوصیات

۱- اس مجموعے میں تین مفتیوں کے فتاویٰ ہیں[۵۹] جو کہ محرم ۱۳۴۰ھ - شوال ۱۳۵۸ھ / ستمبر ۱۹۲۱ء- نومبر ۱۹۳۹ء کے دوران جاری کیے گئے۔ اس مجموعہ کے شروع میں نوے (۹۰) صفحات پر محیط ایک تحقیقی مقدمہ مفتی محمد رفیع عثمانی نے تحریر کیا ہے جس میں فقہ و فتاویٰ کی مبادیات کو خوش اسلوبی سے بیان کیا گیا ہے جو فقہ و افتا کے طلبہ کے لیے رہ نما اصول کا کام دے سکتے ہیں۔

۵۸- تفصیل کے لیے دیکھیے: نفسِ مصدر، ج ۱، ص ۹۴، ۱۲۰، ۱۴۵، ۱۷۷، ۱۷۸، ۲۲۸، ۲۳۱، ۳۸۹، ۴۴۰، ۴۴۱؛ ج ۲، ص ۴۸، ۴۹، ۲۰۳، ۲۰۵، ۳۳۲، ۳۴۲، ۴۱۱، ۴۱۲، ۵۱۲، ۵۶۸؛ ج ۳، ص ۲۲۵

۵۹- ان مفتیوں کے نام یہ ہیں: مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ، عبد الکریم گمتھلویؒ

۲- اس مجموعے میں ایمان ، فرقِ باطلہ ، فرقِ اسلامیہ ،اجتہاد و تقلید ، علمِ تفسیر ، حدیث ، تصوف، سیَر ومناقب، طہارۃ، صلوٰۃ، زکوٰۃ و عشر، صوم، حج اور نکاح و طلاق سے متعلق فتاویٰ ہیں۔ اکثر فتاویٰ پر مولانا اشرف علی تھانوی کے تصدیقی دست خط موجود ہیں اور جن پر دست خط نہیں ہیں وہ بھی مولانا تھانوی کے زبانی مشورے سے لکھے گئے ہیں۔(۶۰)

۳- فتاویٰ آسان اور سہل اردو میں تحریر کیے گئے ہیں جن سے عام قاری بھی بہ آسانی استفادہ کر سکتا ہے۔

۴- ہر فتوے کے آخر میں فتوے کی تاریخ اور مفتی کا نام درج ہے۔

۵- عمومی مسائل کا جواب دیتے وقت مختصر فتویٰ دیتے ہیں جس سے صورت مسئلہ کو واضح کر دیتے ہیں جب کہ اہم مسائل کے بارے میں مفصل و مدلل فتاویٰ دیے گئے ہیں۔

۶- دلائل دیتے وقت قرآنی آیت اور حدیث مکمل نقل کرتے ہیں اور اسی طرح فقہ و فتاویٰ کی کتابوں سے مکمل اور طویل اقتباسات پیش کیے گئے ہیں۔ اس طرزِ افتا سے قاری کو متعلقہ مسئلے کے علاوہ دیگر کئی مسائل کے حل میں بھی مدد مل سکتی ہے۔

۷- اس مجموعے میں قرآنِ کریم، حدیث شریف، **تفسیر طبری، فتاویٰ عالمگیری، شامی**، الهداية، **شرح وقاية، البحر الرائق، الطحطاوی** اور **مجموعۃ الفتاویٰ** کے حوالے بہ کثرت موجود ہیں۔

۸- بعض دفعہ فتوے تحریر کرنے کے بعد اپنے فتوے کی تائید میں مندرجہ بالا کتبِ فتاویٰ سے بھی فتویٰ نقل کر دیتے ہیں۔

۹- فتاویٰ کے اس مجموعے میں ایسے فتاویٰ بھی بہ کثرت ملتے ہیں جن میں خالص عالمانہ اور محققانہ انداز میں بحث کی گئی ہے جس میں فریقین کی طرف سے عالمانہ سوالات وجوابات کا تبادلہ کیا گیا ہے۔ اس بحث کے ضمن میں کئی فقہی اصول اور جزئیات کا ذکر ملتا ہے جس سے فقہ و افتا کے طلبہ رہ نمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح کے تحقیقی فتاویٰ کو مستقل رسائل کا نام دیا گیا ہے جن کے عنوان کچھ اس طرح ہیں:(۶۱)

۶۰- ظفر احمد عثمانی، **امداد الاحکام**، کراچی، مکتبہ دار العلوم، ۱۹۹۱ء، ج۱، ص ۱۱۱

۶۱- نفسِ مصدر، ج۱، ص۱۱۸-۱۳۲؛ ج۱، ص۱۵۱-۱۶۸؛ ج۱، ص ۲۲۲-۲۲۸؛ ج۱، ص ۲۷۴-۲۸۲؛ ج۱، ص۳۵۱-۳۵۶؛ ج۱، ص ۵۷۲-۵۷۷؛ ج۱- ص ۶۳۷-۶۵۶؛ ج۱، ص ۶۶۹-۶۷۵؛ ج ۲، ص ۵۵-۸۶؛ ج۲، ص ۵۰-۵۵؛ ج۲، ص۳۲۷-۳۴۹؛ ج۲، ص۵۷۰-۶۷۵؛ ج۲، ص۳۹۲-۴۰۱؛ ج۲، ص۷۲۰-۷۶۰؛ ج۲، ص۶۷۶-۶۸۹

☆ رساله نهاية الإدراک في أقسام الإشراک

☆ إزالة الأوهام عَن ختمَ النَّبوّةِ والرَّسالةِ وَ معنَى الْوَحْي وَ الإلْهام

☆ تعظيم العلم و العلماء و آداب الفتاویٰ

☆ تحقيق معنی آيت، فابعثوا حكمًا من اهلهٖ و حكمًا من أهلها، الملقب بهداية الأمم في ولاية الحكم

☆ شفاء الأسقام في أحكام الزكام ☆ تحقيق حرف ضاد

☆ المفاتيح لأبواب التراويح بجواب اشتهار التحقيق في أعداد التراويح

☆ القول الحري في مسئلة السجود و التحري (*بہشتی زیور کے ایک مسئلے پر اشکال کا جواب*)

☆ الاحتياط اللازم في التصدق على بني هاشم

☆ رسالة رفع التشکیک في دفع الزکوٰة بالتمليک

☆ بيانُ الحق و الصواب في مسئلة الكفاءة بالأنساب

☆ إزالة الإغلاق من إضافة الطلاق (*طلاق میں عورت کی طرف اضافت کی تحقیق*)

☆ فصل في طلاق الثلاث و أحكامه

☆ فصل في الخلع و أحكامه والطلاق على مال

☆ رساله غاية المقصود في نهاية المفقود (*تحقیق مذہب مالکؒ در زوجۂ مفقود*)

۱۰- *اس مجموعے میں ایسے فتاویٰ بھی بہ کثرت ملتے ہیں جن میں **بہشتی زیور** (مؤلفہ مولانا اشرف علی تھانوی) کی بعض عبارات اور مسائل پر وارد ہونے والے علمی اعتراضات کے مفصل و مدلل جوابات دیے گئے ہیں اور عبارات میں جو ظاہری تعارض تھا اس کو رفع کر کے تطبیق دینے کی کوشش کی گئی ہے۔*[۶۲]

۶۲- اس طرح کے چند فتاویٰ کے لیے دیکھیے: *نفسِ مصدر*، ج۱، ص، ۲۱۴، ۵۵۷، ۶۰۸، ۶۳۴، ۶۶۵، ۲، ۶۶۹ ۶۸، ۷۲۴، ۷۶۱، ۷۲۵؛ ج ۲، ص ۴۷

۹- فتاویٰ دارالعلوم دیوبند یعنی امداد المفتین کامل: محمد شفیع بن محمد یاسین (۱۳۱۴ھ-۱۳۹۶ھ /۱۸۹۷ء- ۱۹۷۶ء)

فتاویٰ کا یہ مجموعہ ایک جلد، ایک ہزار چھیاسی (۱۰۸۶)صفحات اور نوسو ستر (۹۷۰) فتاویٰ پر مشتمل ہے۔ دار الاشاعت، کراچی سے ۱۹۷۷ء میں شائع کیا گیا۔

امتیازی خصوصیات

۱- فتاویٰ کے اس مجموعے میں عقائد، عبادات اور معاملات وغیرہ جملہ مسائل زندگی کے بارے میں تفصیلی فتاویٰ ہیں۔

۲- خصوصاً جدید مسائل کے بارے میں کافی رہ نمائی ملتی ہے جن میں سے چیدہ چیدہ مسائل کچھ اس طرح ہیں:(۶۳)

☆ پراویڈنٹ فنڈ اور اس سے حاصل شدہ رقم پر زکاۃ کا حکم

☆ رؤیتِ ہلال کی خبر کن شرائط کے ساتھ معتبر ہے؟

☆ بہ ذریعہ ہوائی جہاز رؤیت ہلال کا حکم ☆ روزہ میں انجکشن کا حکم

☆ حق تصنیف (Royalty) وغیر کو رجسٹرڈ کرانا اور اس کی خرید و فروخت کا مسئلہ

☆ خود رو گھاس کی بیع ☆ بیعانہ کی رقم ضبط کرنا

☆ کوکین کی تجارت کرنا ☆ سرکاری بینکوں سے سود لینے کا حکم

☆ دار لحرب میں غیر مسلموں سے سود لینا ☆ مدرسینِ کا طلبہ کے ہاتھوں کتابیں وغیرہ فروخت کرنا

☆ مدرسینِ مدرسہ کی تنخواہوں میں تخفیف کس شرط سے جائز ہے؟

☆ مدرسین کا فارغ اوقات میں دوسری ملازمت کرنا

☆ ووٹ کی شرعی حیثیت ☆ مالی جرمانہ

☆ مانع حمل دواؤں کا استعمال

☆ ڈاکٹر اور حکیم کی فیس ☆ وارث کو عاق کرنا۔

۶۳- مفتی محمد شفیع، **امداد المفتین**، کراچی، دارالاشاعت، ص:۴۶۸، ۴۷۷، ۴۸۱، ۸۳۴، ۴۸۹، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۴۳، ۸۴۵، ۸۴۹، ۸۵۱، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۹۹-۸۹۶، ۹۰۶، ۹۷۴، ۹۷۶، ۱۰۴۹

۳- اس مجموعے میں مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ صاحب کے ان فتاویٰ کو شائع کیا گیا ہے جو انہوں نے ۱۳۴۹ھ-۱۳۶۲ھ / ۱۹۳۰ء-۱۹۴۳ء کے دوران دارالعلوم دیوبند کے صدر مفتی کی حیثیت سے تحریر کیے تھے[۶۴] پہلی بار ان فتووں کو دارالاشاعت دیوبند سے شائع کرایا گیا تھا، لیکن ابواب اور عنوانات کی مناسب تقسیم نہ ہونے کے باعث قارئین کے لیے استفادہ دشوار تھا۔ دوسری بار ان فتووں کو فقہی طرز پر جدید ترتیب و تبویب، نئی اصلاحات اور ترامیم و اضافہ جات [۶۵] کے ساتھ دار الاشاعت کراچی سے شائع کیا گیا۔ ترتیب جدید کا کام مفتی محمد رفیع عثمانی نے مفتی محمد عاشق الٰہیؒ اور مولانا محمد اشفاق کی معاونت سے انجام دیا۔[۶۶]

۴- اس مجموعے کے ابتدا میں ایمان وعقائد اور سنت وبدعات پر مفید اور علمی فتاویٰ ہیں، حلال وحرام اور متفرقات کے ابواب میں رسومات وبدعات اور دیگر امور زندگی سے متعلق فتاویٰ کی ایک طویل فہرست ہے۔

۵- جن فتاویٰ سے مفتی صاحب نے رجوع کر لیا تھا، اُن کو اس مجموعے کے آخر میں "اختیار الصواب فی مختلف الابواب" کے عنوان کے تحت درج کیا گیا ہے۔ مفتی صاحبؒ کے اکثر فتاویٰ مختصر ہیں، زبان نہایت آسان اور عام فہم استعمال کرتے ہیں جس سے ایک عام قاری بھی بہ آسانی استفادہ کر سکتا ہے۔ عام طور پر فتاویٰ میں حوالہ جات نقل کرتے ہیں جب کہ خصوصی اہمیت کے حامل سوالات کے جوابات مفصل ومدلل اور محققانہ انداز میں دیے گئے ہیں۔[۶۷]

۱۰- فتاویٰ مفتی سیاح الدین کاکاخیل رحمۃ اللہ علیہ: سیاح الدین بن حافظ سعد گل (۱۳۳۴ھ-۱۴۰۷ھ / ۱۹۱۶ء-۱۹۸۷ء)

فتاویٰ کا یہ مجموعہ دو جلدوں، نو سو چھیالیس (۹۴۶) صفحات اور دو سو ساٹھ (۲۶۰) فتاویٰ پر مشتمل ہے، ادارہ معارف اسلامیہ، لاہور سے ۱۹۹۶ء میں شائع کیا گیا۔ ان فتووں کی جمع وترتیب کا فریضہ مولانا عبدالمالک نے انجام دیا۔

۶۴- مفتی صاحب نے دارالعلوم دیوبند کے صدر مفتی کی حیثیت سے چالیس ہزار فتاویٰ تحریر کیے تھے۔ نفس مصدر، ص ۳؛ مفتی صاحب خود اپنے فتاویٰ کی تعداد کے بارے میں لکھتے ہیں: "یہ انھی بزرگوں کی محنت وتربیت، توجہات اور دعاؤں کا فیض ہے کہ بحمد اللہ اب تک ڈیڑھ لاکھ فتاویٰ اس ناچیز کے قلم سے نکل چکے ہیں۔"

۶۵- اس مجموعے میں مفتی صاحب کے بعض ان فتاویٰ کو بھی شامل کیا گیا جو انھوں نے قیام کراچی کے بعد تحریر کیے۔

۶۶- مفتی محمد شفیع، مصدرِ سابق، ج ۷، ص ۸۰-۱۰۰، ماہ نامہ **البلاغ**، کراچی، ص ۳۳۵-۳۳۷

۶۷- مفتی صاحب کے فتویٰ نویسی میں خصوصی انداز وذوق کی تفصیل دیکھیے: ماہ نامہ **البلاغ**، کراچی، ص ۴۱۸-۴۳۱

امتیازی خصوصیات

☆ اس مجموعے میں تفسیر، صلوٰۃ، نکاح و طلاق، بیوع، مضاربہ، اجارہ، وکالۃ، شفعہ، مزارعۃ، مساقاۃ، وصایا و میراث اور حظر و اباحت سے متعلق فتاویٰ موجود ہیں۔ مفتی کاکاخیل کی فتویٰ نویسی کی اوّلین خصوصیت یہ ہے کہ سب سے پہلے استفتا نقل کرتے ہیں اور پھر اپنے فتوے کا خلاصہ درج کرتے ہیں اس کے بعد تفصیلی دلائل پیش کرتے ہیں۔ ایک امتیازی خصوصیت یہ بھی ہے کہ "استفتا" کے جواب میں تحکم کا انداز اختیار کرنے کے بجائے عقل و نقل کی روشنی میں جواب دیتے ہیں؛ چناں چہ ان کے جن فتووں میں دوسرے مفتیوں کے برعکس جائز ہے ناجائز ہے، حلال ہے، حرام ہے، پر اکتفا کرنے کے بجائے تجزیاتی انداز بھی ملتا ہے۔

☆ فتویٰ میں وہ قرآن وحدیث اور کُتب فقہ و فتاویٰ کی روشنی میں جس حکم کا استنباط کرتے ہیں، اس کے بیان میں وہ ایک سے زائد دلائل نقل کرتے ہیں اور ثبوت میں عربی عبارات کا اندراج بھی کرتے ہیں۔ مفتی صاحب اپنے فتووں میں خود مرکزیت کا شکار ہونے سے بچنے کی کوشش کرتے نظر آتے ہیں۔ اگر کسی مسئلے کے بارے میں اُنھیں کوئی صریح دلیل نہ ملے تو فتویٰ دیتے وقت نہایت فراخ دلی سے دوسرے علما سے رجوع کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔[۶۸]

☆ ان کے فتاویٰ کی اہمیت اور استناد کو مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ نے بھی تسلیم کیا ہے، مثلاً چار بیویوں کی موجودگی میں پانچویں شادی کرنے کے مسئلے پر مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ نے ایک فتویٰ دیا، لیکن مفتی کاکاخیل رحمۃ اللہ علیہ کے اختلافی فتوے کے بعد انہوں نے اپنے فتوے سے رجوع کر لیا تھا۔[۶۹] مفتی کی وجہ مولانا عبدالمالک بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

۶۸- مثلاً ایک جگہ لکھتے ہیں: "چونکہ مندرجہ بالا مسئلہ مجھے صریحاً نہیں ملا اس لیے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ صرف میرے استنباط واستخراج پر اکتفاء کر کے عمل نہ کیا جائے بلکہ دوسرے علماء کرام کی خدمت میں بھی مسئلہ پیش کر کے ان کی رائے حاصل کی جائے"، سیاح الدین کاکاخیل، **تفہیم الاحکام**، لاہور، ادارہ معارف اسلامیہ، ۱۹۹۶ء، ج ۱، ص ۱۶۵

۶۹- مسئلہ یہ تھا کہ چار بیویوں کی موجودگی میں اگر کوئی شخص پانچویں عورت سے نکاح کرلے تو اس عورت سے جو اولاد ہو گی اس کا نسب اس شخص سے ثابت ہو گا یا نہیں؟ اور اس کی اولاد اس کی وراثت کی حق دار ہو گی یا نہیں؟ مفتی کاکاخیل نے گیارہ صفحات پر مشتمل اپنے تحقیقی فتوے میں ثابت کیا کہ اس شخص نے پانچواں نکاح کر کے جرمِ عظیم کا ارتکاب کیا، اُسے سخت سزا دینی چاہیے لیکن جو اولاد پیدا ہوئی ہے اس کا نسب ثابت ہے اور وہ اس شخص سے میراث میں اپنا حق لے سکتی ہے۔ (جاری)

مفتی سیاح الدین کاکاخیلؒ۔۔۔نے ہزاروں فتاویٰ جاری کیے لیکن افسوس کہ انہیں محفوظ نہ کیا جاسکا۔۔۔ان مطبوعہ فتاویٰ کازیادہ تر تعلق معاشرت، معیشت، تمدن اور معاملات سے ہے۔اس مجموعہ میں عبادات کے متعلق صرف چند فتاویٰ شامل ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مفتی صاحب کی زیادہ تر توجہ معاملات کی طرف تھی کہ ان میں لوگ اکثر کمزوری اور لاعلمی کا شکار ہوتے ہیں۔ نماز، روزے اور عبادات کے مسائل چونکہ بہت تفصیل سے کُتبِ فتاویٰ میں موجود ہیں، اس لیے آپ نے ان کا جواب دینے کے بعد ان کی نقل رکھنے کا خصوصی اہتمام نہ کیا۔ (۷۰)

☆ اس مجموعے میں یوں تو دین اور انسانی زندگی کے متعلق مختلف و متفرق مسائل پر طویل و مختصر فتاویٰ ملتے ہیں، لیکن پانچ مدلل و مفصل فتاویٰ ہیں جن میں متعلقہ مسائل پر محققانہ انداز میں بحث کی گئی ہے۔ ان میں مولانا مودودیؒ کی تفسیر **تفہیم القرآن**، میرج اینڈ لاز کمیشن، بلاسود بینک کاری، اسلامی قانونِ شہادت میں عورت کی گواہی، اور بیمۂ زندگی شامل ہیں۔ (۷۱)

۱۱- احسن الفتاویٰ: رشید احمد بن محمد سلیم (۱۳۴۱ھ-۱۴۲۲ھ / ۱۹۲۲ء- ۲۰۰۲ء)

فتاویٰ کا یہ مجموعہ آٹھ جلدوں، چار ہزار چار سو بہتر (۴۹۲۰) صفحات اور تقریباً تین ہزار (۳۰۰۰) فتاویٰ پر مشتمل ہے۔ایچ ایم سعید کمپنی پاکستان چوک کراچی سے ۱۹۸۸ء-۱۹۹۸ء کے دوران شائع کیا گیا۔

منفرد خصوصیات

اس مجموعے میں عقائد، عبادات اور معاملات سے متعلق مسائل زندگی کے بارے میں تفصیلی رہ نمائی موجود ہے۔اکثر فتاویٰ مفصل و مدلل ہیں جو تحقیقی انداز میں لکھے گئے ہیں:

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس مسئلے کے بارے میں مفتی محمد شفیع صاحب نے پہلے فتویٰ دیا تھا کہ اولاد کا نسب اس سے ثابت نہ ہو گا اور نہ وارث ہو گی، لیکن مفتی کاکاخیل کی تحقیق کے بعد اپنے سابقہ فتویٰ سے ان الفاظ میں رجوع کیا۔ مجموعی حیثیت سے مولانا موصوف کی تحقیق اس کے نظائرِ واضحہ کی بنا پر درست معلوم ہوئی اس لیے میں اپنے مذکورہ سابق فتوے سے رجوع کرتا ہوں۔اب میرے نزدیک بھی صحیح یہی ہے کہ نسب اور وراثت ہو گی۔پانچویں بیوی کی اولاد بھی حسب حصّہ شرعیہ زید کے ترکہ سے حصّہ پائے گی"، کاکاخیل، نفسِ مصدر، ج ا، ص ۱۵۶-۱۶۷

۷۰- نفسِ مصدر، ج ا، ص ۱۶-۱۷

۷۱- مفتی رشید احمد، **احسن الفتاویٰ**، کراچی، ایچ ایم سعید کمپنی، ج ا، ص ۷، احتشام الحق آسیا آبادی، **انوارالرشید**، کراچی، السادات سینٹر ناظم آباد، ۱۴۱۷ھ / ۱۹۹۷ء، ص ۴۹ ؛ محمد اکبر شاہ بخاری، **اکابر علماء دیوبند**، لاہور، ادارہ اسلامیات، ص ۳۰۵

☆ اس مجموعے کی اہم ترین اور امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں بعض اہم علمی مسائل پر لکھے گئے تحقیقی اور موضوعاتی مقالات و رسائل شامل ہیں جو اس مجموعے کی ہر جلد میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ چودھویں صدی ہجری کے نصفِ آخر اور پندرھویں صدی ہجری کے آغاز سے متعلق تقریباً ہر جدید مسئلے کے بارے میں تفصیلی رہ نمائی ملتی ہے جس کی مثال اس دور کے فتاویٰ کے مجموعوں میں اس انداز سے ملنا مشکل ہے۔

☆ مفتی صاحب کا فتویٰ دینے کا انداز محققانہ ہے، تقریباً ہر فتویٰ مدلل ہے اور قدیم فقہی مآخذ و مراجع سے استفادہ کرتے ہوئے فتویٰ تحریر کرتے ہیں۔حوالہ جات مکمل ہوتے ہیں اور بہ طور حوالہ کے پیش کی گئی عربی عبارات کے طویل اقتباسات نقل کرتے ہیں جو بعض اوقات کئی کئی صفحات پر محیط ہوتے ہیں۔

☆ عقائد، شرک وبدعات، مروجہ رسومات اور مختلف فرقوں کے بارے میں دیے گئے ان کے فتاویٰ خاص اہمیت کے حامل ہیں ان کے فتاویٰ کا بڑا حصہ اسی طرح کے مسائل سے متعلق ہے۔ جلد اول کے اہم عنوانات ایمان وعقائد، رد بدعات، العلم والعلماء اور تفسیر وحدیث سے متعلق ہیں۔ان کے علاوہ جلد اول میں مندرجہ ذیل عنوانات مسائل پر مفصل و مدلل مقالات ہیں:

☆ " جی ایم سید کفر میں جیّد " ☆"حقیقتِ شیعہ " ☆" فتنہ انکار حدیث "

☆ "بھیڑ کی صورت میں بھیڑیا یعنی دیندار انجمن " (اس فتوے میں حیدر آباد دکن میں مرحلہ وار الوہیت و نبوت کا دعویٰ کر کے پاک وہند میں فتنۂ ارتداد پیدا کرنے والے صدیق دیندار چن بسویشور کی تلبیسات و فریب کاریوں کا بڑی عمدگی کے ساتھ پردہ چاک کرتے ہوئے مفصل و مدلل رد پیش کیا گیا ہے۔)

☆ مسئلۂ علمِ غیب ☆ مسئلہ ختم نبوت ☆ یتیم پوتے کی وراثت کا مسئلہ

۴- دوسری جلد میں طہارت اور نماز سے متعلق اہم فتاویٰ کے علاوہ نقشہ اوقات نمازاوراستقبال قبلہ کے عنوان سے اہم تحقیقات موجود ہیں، جہاں ہر مسئلے پر شرعی اور فلکیاتی نقطۂ نظر سے بحث کے بعد عنایت اللہ مشرقی کے بعض اعتراضات کا محققانہ طرز پر جواب دیا گیاہے۔

☆ "إرشاد العابد إلیٰ تخریج الأوقات و توجیه المساجد" کے عنوان سے دو سو اٹھارہ (۲۱۸) صفحات پر محیط ایک طویل اور مفصل مقالہ موجود ہے جس میں اوقات نماز کی تخریج اور سمت

قبلہ کی تعین کے نہایت مفید قاعدے تحریر کیے گئے ہیں اوراس سلسلے میں جدید عصری وسائل اور علمی ماٰخذ سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے جس کی روشنی میں دنیاکے ہر مقام کے اوقاتِ نماز اور سمت قبلہ کا بہ آسانی علم ہو سکتا ہے۔ یہ ان کی منفرد تحقیقات میں سے ہے۔ فتاویٰ کے دیگر مطبوعہ مجموعوں میں اس طرح کی مباحث کا اس انداز میں ذکر بالکل نہیں ملتا۔

☆ تیسری جلد صرف نماز سے متعلق فتاویٰ پر مشتمل ہے جن میں فرائض کے بعد اجتماعی دعا، فاتحہ خلف الامام، آمین بالجہر اور رفع یدین، ضاد کے مخرج کی تحقیق، مروجہ شبینہ اور تعداد رکعات کی تحقیق وغیرہ مسائل سے متعلق مفصل فتاویٰ، مقالات کی صورت میں موجود ہیں۔

☆ چوتھی جلد میں نماز کے بقیہ مسائل کے علاوہ زکوٰۃ، عشر وخراج، صوم اور حج سے متعلق اہم اور منفرد نوعیت کے فتاویٰ دیکھے جاسکتے ہیں۔ زکوٰۃ کے ذیل میں "بینک اکاؤنٹس سے حکومت کا زکوٰۃ وصول کرنا" کے عنوان سے تحقیقی بحث موجود ہے۔ نیز اختلافِ مطالع اور رویتِ ہلال میں ریڈیو وغیرہ کی خبر جیسے اہم مسائل کے بارے میں مفصل اور مدلل تحقیقات موجود ہیں۔

☆ پانچویں جلد میں نکاح و طلاق، خلع ، ظہار ، عدت ، محرمات ،مہر ، کفو ، رضاعت ، ثبوت النسب، حضانت، اَیمان (قسمیں) اور حدود و تعزیرات سے متعلق فتاویٰ موجود ہیں اور ان میں سے بعض اہم مسائل کے بارے میں تفصیلی اور تحقیقی رسائل بھی ہیں۔

☆ ایک مجلس میں تین طلاق یا ایک لفظ سے دی گئی تین طلاقوں کی شرعی حیثیت کے بارے میں جمہور علمائے اہلِ سنت اور علمائے اہل حدیث کے درمیان ایک عرصے سے اختلاف چلا آرہا ہے۔ اس مسئلے کے بارے میں علمائے حرمین شریفین اور سعودی عرب کے دیگر نام ور علما کی تحقیقاتی مجلس کے ایک سو باسٹھ (۱۶۲) صفحات پر محیط مطبوعہ تحقیقی مقالے کو بھی اس جلد میں شامل کیا گیا ہے، جس میں ثابت کیا گیا ہے ایک لفظ سے دی گئی تین طلاقیں بھی تین ہی ہیں۔ اس کے علاوہ جبری خلع کے بارے میں بھی بائیس صفحات پر مشتمل فتویٰ بھی اس مجموعے کی انفرادیت کی مثال پیش کرتا ہے۔

☆ چھٹی جلد میں جہاد، شرکت ، وقف ، احکامِ مساجد اور بیوع سے متعلق فتاویٰ کے علاوہ بعض اہم مسائل سے متعلق مفصل فتاویٰ بھی ہیں مثلاً:

☆ سیاست حاضرہ اور سیاستِ اسلامیہ کی تنقیح پر ایک سو سولہ (۱۱۶) صفحات پر مشتمل منفرد تحقیق

☆ "رفع الحجاب عن وجه الانتخاب" کے عنوان سے باون صفحات پر محیط ایک مقالہ درج ہے جس میں جمہوریت اسلامیہ اور عورت کی سربراہی کی حرمت کے بارے میں مدلل بحث کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ رفاہی پلاٹ پر مسجد بنانا، مردار کی بدبودار ہڈی کی بیع، "افیون کی کاشت و بیع کے بلا کراہت جواز"، نوٹ سے سونے چاندی کی بیع کے جواز کا اور قسطوں پر سامان بیچنے کے بارے میں دیے گئے فتاویٰ قابلِ ذکر ہیں۔

۱۱- ساتویں جلد میں سود (رِبا)، قمار، قضا، دعویٰ اور شہادت، مضاربت، اجارہ، شفعہ، مزارعت و مساقات، صید و ذبائح، اور اُضحیہ و عقیقہ وغیرہ کے بارے میں فتاویٰ موجود ہیں، جب کہ بعض اہم مسائل کے بارے میں مفتی صاحبؒ کی تحقیقات قابل ذکر ہیں، مثلاً:

☆ موجودہ بینکوں سے حاصل شدہ سود کا حکم

☆ نوٹ کی خرید و فروخت کی شرعی حیثیت

☆ کاغذی نوٹ کا حکم ☆ انعامی بانڈز کا حکم

☆ پراویڈنٹ فنڈ ☆ بیمہ وانشورنس کا حکم

☆ پگڑی لینا دینا ☆ ظالمانہ ٹیکس کا حکم

☆ گائے یا اونٹ کی قربانی میں ایک شخص کے ایک سے زائد حصے نہیں ہوسکتے۔

☆ جھینگے کی حرمت

۱۲- آٹھویں میں حظر و اباحت (حلال و حرام) کے بارے میں تین سو ستتر فتاویٰ موجود ہیں، نویں جلد میں متفرق رسائل، اسلام کے قانون وراثت اور وصیت کے بارے میں اہم تحقیقی مباحث اور تقریباً چار سو کے قریب فتاویٰ موجود ہیں جن میں سے زیادہ تر فتاویٰ کا تعلق جدید مسائل سے ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس نوعیت کے اتنی بڑی مقدار میں فتاویٰ اس مجموعے کی انفرادی خصوصیت کی عکاسی کرتے ہیں بعض اہم مسائل یہ ہیں:

☆ مردوں سے عورتوں کو ڈاکٹری کی تعلیم دلانا ☆ ائرہوسٹس سے بات کرنا

☆ خواتین کے تبلیغی جماعت میں نکلنے کے عدم جواز کا فتویٰ

☆ بیوٹی پارلر جاکر میک اپ کرانا ☆ مصنوعی بال لگانا

☆ حکومت کا ضبط کردہ مال خریدنا ☆ اسمگلنگ کا شرعی حکم

☆ مختلف ٹیکسوں کے ناجائز اور ظلم ہونے کا فتویٰ
☆ تقاریب میں چراغاں کرنا ☆ حج فلم دیکھنا
☆ خاندانی منصوبہ بندی ☆ ٹی وی پر اسلامی نشریات سننا
☆ تبلیغی اجتماع میں بلند آواز میں دعا کرنا ☆ ٹیسٹ ٹیوب بی بی کا حکم
☆ گائے بھینس کو انجکشن لگا کر دودھ نکالنا
☆ حق تصنیف (Royalty) کے عدم جواز کا فتویٰ اور ضبطِ تولید وغیرہ سے متعلق تحقیقی فتاویٰ قابلِ ذکر ہیں۔
☆ اسلام کا قانون وصیت ☆ اسلام کا قانون وراثت

۱۲-فتاویٰ محمودیہ: محمود حسن بن حامد حسن (۱۳۲۵ھ-۱۴۱۷ھ / ۱۹۰۸ء-۱۹۹۷ء)

فتاویٰ کا یہ مجموعہ اٹھارہ (۱۸) جلدوں، آٹھ ہزار ایک سو تیئس (۱۸۲۳) صفحات اور سات ہزار نوسو پینتیس (۷۹۳۵) فتاویٰ پر مشتمل ہے۔ اس مجموعے کو محمد فاروق نے مرتب کیا ہے اور کتب خانہ مظہری سے ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء میں شائع کیا گیا۔

امتیازی خصوصیات

فتاویٰ کے اس مجموعے کی امتیازی اور منفرد خصوصیت یہ ہے کہ یہ دیوبندی مکتبِ فکر کا ضخیم اور مفصل ترین فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ اس میں عقائد، عبادات اور معاملات سے متعلق جملہ مسائل زندگی کے بارے میں تفصیلی رہ نمائی ملتی ہے۔

☆ اس مجموعے میں شامل زیادہ تر فتاویٰ مختصر ہیں، جہاں دلائل نقل کیے بغیر آسان اور سہل زبان میں صرف صورتِ مسئلہ کو واضح کیا گیا ہے۔ عقائد، ردّ بدعات، مختلف فرقوں، تحریکات، تفسیر و حدیث اور تقلید کی شرعی حیثیت اور دیگر اہم مباحث پر محققانہ انداز میں کلام کرتے ہوئے مفصل و مدلل فتاویٰ تحریر کیے گئے ہیں۔

☆ اس مجموعے میں اگرچہ تمام موضوعات کے بارے میں فتاویٰ ملتے ہیں، لیکن غالب حصہ عقائد، طہارت وصلوٰۃ، زکاۃ، نکاح، طلاق اور میراث سے متعلق دیے گئے فتاویٰ پر مشتمل ہے جو کہ تقریباً ہر جلد میں موجود ہیں۔

☆ اس مجموعے میں مسائل کا تکرار بہت زیادہ ہے؛نہ صرف مسائل مکرر ہیں بلکہ عنوانات بھی مکرر ہیں مثلاً

☆ باب العقائد کا عنوان اور اس سے متعلق فتاویٰ دس مختلف جلدوں میں ہیں (۷۲) جب کہ باب مایتعلق بالقرآن (۷۳) باب البدعات و الرسوم، (۷۴) کتاب الحظر والإباحة (۷۵) کے عنوانات اور ان سے متعلق فتاویٰ آٹھ مختلف جلدوں میں موجود ہیں۔

☆ اسی طرح باب ما یتعلق بالحدیث (۷۶) اور کتاب الطهارة وکتاب الصلوٰة (۷۷) کے عنوانات اور ان سے متعلق فتاویٰ سات مختلف جلدوں میں مذکور ہیں جن میں بہت سے مسائل میں تکرار پایا جاتا ہے۔

☆ مفتی صاحب قرآن کریم ، حدیث اور شروحات حدیث کاعلاوہ **فتاویٰ قاضی خان** ، **فتاویٰ عالمگیری**، **درمختار**، **شامی**، **البدائع الصنائع**، **ہدایہ**، **البحر الرائق** اور **فتاویٰ رشیدیہ** وغیرہ سے اکثر حوالے نقل کرتے ہیں۔ بعض اوقات سوال کا جواب اردو میں مختصراً تحریر کرنے کے بعد عربی عبارات کے طویل اقتباسات، جو کہ کئی صفحات پر مشتمل ہوتے ہیں، نقل کر دیتے ہیں۔

۱۳- فتاویٰ رحیمیہ: مفتی عبد الرحیم بن عبد الکریم لاج پوری (۱۳۲۱ھ/۱۹۰۳ء)

فتاویٰ کا یہ مجموعہ دس جلدوں ، چار ہزار چار سو ساٹھ (۴۴۶۰) صفحات اور دو ہزار سات سو اٹھاون(۲۷۵۸) فتاویٰ پر مشتمل ہے۔اور مکتبہ رحیمیہ منشی اسٹریٹ راندیر، سورت، گجرات، انڈیا سے ۱۹۶۸-۱۹۹۸ء کے دوران میں شائع کیا گیا۔ ان فتاویٰ کی جمع وترتیب اور تبویب کا کام مولوی محمد اکرام نے انجام دیا جب کہ ان فتوؤں کو مولانا نور محمد پٹیل، احمد خان اور ولی احمد نے اردو میں منتقل کیا۔

۷۲- تفصیل دیکھیے: مفتی محمود حسن گنگوہی، **فتاویٰ محمودیہ**، کراچی، دارالافتاء جامعہ، جامعہ فاروقیہ، ج ا، ص ۵،۶،۸،۱۰،۱۴،۱۱، ۱۵،۱۷،۱۶

۷۳- تفصیل دیکھیے: نفس مصدر، جلد نمبر ا،۵،۸،۱۱،۱۴،۱۵،۱۶

۷۴- تفصیل دیکھیے: نفس مصدر، ا،۵،۶،۱۰،۱۱،۱۲،۱۴،۱۵،۱۶

۷۵- تفصیل دیکھیے: نفس مصدر، جلد نمبر ۵،۶،۸،۱۱،۱۲،۱۴،۱۵،۱۷

۷۶- تفصیل دیکھیے: نفس مصدر، جلد نمبر ا،۵،۸،۱۱،۱۲،۱۴،۱۵،۱۶

۷۷- تفصیل دیکھیے: نفس مصدر، جلد نمبر،۵،۶،۸،۱۱،۱۲،۱۴،۱۵،۱۷

مفتی عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ بن عبد الکریم لاج پوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش نو ساری، ضلع سورت (انڈیا) میں ۱۳۲۱ھ / ۱۹۰۳ء میں ہوئی۔(۷۸) حفظ قرآن کریم اپنے دادا سے مکمل کیا، ابتدائی کتابیں "مدرسہ محمدیہ" نو ساری میں پڑھنے کے بعد "جامعہ حسینیہ راندیر" میں داخل ہوگئے اور ۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۰ء میں اسی مدرسے سے درسِ نظامی کی تکمیل کی۔(۷۹) جامعہ حسینیہ کے سالانہ جلسہ کی رپورٹ میں مولانا حسین احمد مدنی لکھتے ہیں:

مولوی سید حافظ عبد الرحیم لاجپوری چھ سال سے اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کی از ابتداء تا انتہاء عربی تعلیم اسی مدرسہ میں ہوئی، نیز سندِ قراءت بھی اسی مدرسہ سے حاصل کر چکے ہیں، نہایت صالح اور ذہین طالب علم ہیں، حق تعالیٰ ان کے علم اور عمر میں برکت دے کر ان سے اہلِ گجرات کو فیض یاب فرمائے۔(۸۰)

تحصیلِ علم کے بعد جامع مسجد راندیر میں بہ حیثیت امام وخطیب ان کا تقرر ہوا(۸۱) جہاں امامت خطابت کے علاوہ درس و تدریس اور فتویٰ نویسی کی کا آغاز کیا اور یہ خدمات آخری حیات تک انجام دیتے رہے۔ مفتی عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ میں طالب علمی ہی کے دور سے فتویٰ نویسی کا خاص ذوق تھا، ان کے استاذ مولانا محمد حسین ان کو سوالات دے دیا کرتے تھے، مفتی صاحب ان کے جوابات لکھ کر اپنے استاذ سے تصدیق کرا لیتے تھے۔ تحصیلِ علم کے بعد جب انھوں نے باقاعدہ فتوے کا کام شروع کیا، تب بھی اہم فتاویٰ کے سلسلے میں اطمینان اور رفعِ تردد کے لیے مولانا انور شاہ کشمیری، مولانا اشرف علی تھانوی اور مفتی کفایت اللہ سے بہ ذریعۂ خط وکتابت بار بار رجوع کرتے تھے۔(۸۲)

امتیازی خصوصیات

☆ اس مجموعے میں عقائد، عبادات اور معاملات سے متعلق فتاویٰ ملتے ہیں۔ مفتی عبد الرحیم کے ان فتاویٰ کو شامل کیا گیا ہے جو کہ طویل عرصے تک **ماہنامہ پیغام** میں گجراتی زبان میں شائع ہوتے رہے۔(۸۳)

۷۸- قاری سید عبد الرحیم لاج پوری، **فتاویٰ رحیمیہ**، گجرات، مکتبہ رحیمیہ، ۱۹۶۸ء

۷۹- منشی عیسی بھائی، مختصر تعارف صاحب فتاوی مشمولہ **فتاوی رحیمیہ**، ج۱، ص۱۵

۸۰- نفس مصدر، ج۲، ص۲

۸۱- نفس مصدر، ج۲، ص۲

۸۲- نفس مصدر، ج۲، ص۲

۸۳- نفس مصدر، ا، ب

☆ ان کے اکثر فتاویٰ مفصل اور مدلل ہیں، تمام فتاویٰ میں حوالہ جات کا اہتمام بڑے التزام کے ساتھ کیا گیا ہے اور مکمل حوالہ جات کے ساتھ ساتھ اصل عبارات کو تفصیل سے درج کرنے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے اور ہر جلد میں مصادر و مراجع کی طویل فہرست موجود ہے۔ بنیادی مصادر کے علاوہ چودھویں صدی ہجری کے دوران میں مرتب ہونے والی کُتبِ فقہ و فتاویٰ سے بھی استفادہ کیا گیا ہے، جن کے حوالے جا بہ جا ملتے ہیں۔[۸۴]

☆ ان کی تحریر میں جامعیت اور مسائل میں شرح و بسط کے ساتھ ساتھ اس طرح محقق اور مدلل بحث سامنے آتی ہے کہ بسااوقات فتویٰ ایک تحقیقی مقالے کی شکل اختیار کر جاتا ہے[۸۵] جن میں سے بعض حسب ذیل ہیں۔

☆ رکعاتِ تراویح کی تحقیق

☆ مروجہ رسومات وغیرہ کے بارے میں دیے گئے فتاویٰ

☆ تقلید کی شرعی حیثیت ☆ ضرورتِ فقہ

☆ غیر مقلدین کے اعتراضات

☆ ایک اہم تحقیق "ایک مجلس میں دی گئیں تین طلاقوں" کے مسئلے پر ہے جس میں کتاب وسنت کے علاوہ پینتیس آثار صحابہ و تابعین کی روشنی میں مسئلے کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔[۸۶]

☆ ایک اہم اور منفرد خصوصیت یہ ہے کہ فتویٰ دیتے وقت صرف فقہی دلائل ہی نہیں ہوتے، بلکہ بعض اوقات قرآن وسنت کے سبق آموز اور عبرت انگیز ترغیب وترہیب، تذکیر و موعظت اور شعر و سخن کا استعمال بھی ہوتا ہے۔ اس طرح نہ صرف یہ فقہ و افتا کا مجموعہ ہے بلکہ دعوت وارشاد کا بھی ذریعہ ہے۔ مفتی عبد الرحیمؒ نے یہ فتاویٰ گجراتی زبان میں تحریر کیے ہیں، اس کے بعد ان فتووں کا اردو اور انگریزی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔

۸۴- مثلاً، **مجموعۃ الفتاویٰ** (یعنی فتاویٰ عبد الحی لکھنوی)، **فتاویٰ رشیدیہ، امداد الفتاویٰ، کفایت المفتی، جواہر الفقہ، فتاویٰ دار العلوم دیوبند**

۸۵- تفصیل کے لیے دیکھیے: **فتاویٰ رحیمیہ**، ج ۱، ص ۲۸۱-۳۴۳؛ ج ۲، ص ۲۷۳-۳۴۵؛ ج ۴، ص ۱۲۹-۱۶۳؛ ج ۴، ص ۱۴۹، ۱۶۴، ۱۹۲، ۲۵۴،

۸۶- نفس مصدر، ج ۲، ص ۱۱۲-۲۸۳، ص ۳۳۵-۳۹۶

☆ اس وقت یہ فتاویٰ گجراتی، اردو اور انگریزی تینوں زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔[۸۷] مفتی عبد الرحیمؒ کے فتاویٰ کے بارے میں پاک وہند کے پینتیس (۳۵) معروف مفتیوں کی تصدیقات و تقریظات موجود ہیں۔[۸۸]

☆ اختلافی مسائل کے بارے میں فتویٰ دیتے وقت قرآن و سنت کے علاوہ فقہ و فتاویٰ کے حوالوں کے ساتھ ساتھ معاصر مفتیوں کے مطبوعہ فتاویٰ کے مجموں میں سے مسئلۂ زیر بحث کے بارے میں دیے گئے فتاویٰ نقل کرتے ہیں اور مخالفین کے اعتراضات و دلائل کا جواب، دلائلِ عقلیہ و نقلیہ کی روشنی میں نہایت معقول طریقے سے دیتے ہیں۔ اگرچہ اب تک اس مجموعے کی دس ضخیم جلدیں شائع ہو چکی ہیں، لیکن اب تک ان کی ترتیب مکمل نہیں۔ یہی وجہ ہے مکررات بہت زیادہ ہیں اور یہ تکرار نہ صرف فتاویٰ میں ہے بلکہ موضوعات بھی مکرر ہیں۔ ابتدائی چار جلدوں کے علاوہ جلد پانچ سے دس تک کوئی نیا عنوان نہیں بلکہ ان سابقہ عنوانات ہی کا تکرار ہے۔[۸۹]

☆ اس مجموعے میں شامل چند اہم نوعیت کے حامل مسائل کے بارے میں دیے گئے فتاویٰ اس مجموعے کی انفرادیت حیثیت کو مزید اجاگر کرتے ہیں:[۹۰]

☆ غیر مسلم سے منتر پڑھوانا ☆ اہل بدعت کی کفر بازی کا تسلی بخش جواب

☆ تعلیم کتابت نسواں ☆ رسول اللہ کا نام سن کر انگوٹھے چومنا

☆ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال

☆ گجراتی زبان میں قرآن کریم لکھنے کے عدم جواز کا فتویٰ

۸۷- نفسِ مصدر، ج ۲، ص ۱۷

۸۸- نفسِ مصدر، ج ۲، ص۸-۱۳، ۵: ق-خ، ج ۶، ۱۸-۳۶؛ ج۷، ص۱۱-۱۴؛ ج ۹، ص۲۰-۳۰؛ ج ۱۰، ص۱۵-۲۸، ص۲۲-۲۸

۸۹- مثلاً ایمان کا عنوان اور اس سے متعلقہ مسائل جلد نمبر ۱، ۳، ۴، ۵، ۷، ۸، ۹ اور ۱۰ تک تمام جلدوں میں موجود ہے۔ اسی طرح طہارۃ وصلوٰۃ کا عنوان اور ان سے متعلقہ مسائل جلد نمبر ۱، ۳، ۴، ۷، ۸، ۹، ۱۰ اور زکاۃ کا عنوان اور اس سے متعلقہ مسائل جلد نمبر ۳، ۵، ۷، ۸، ۹، ۱۰ میں موجود ہیں اور یہی حال دیگر مضامین کا ہے۔

۹۰- تفصیل بالترتیب ملاحظہ ہو: **فتاویٰ رحیمیہ**، ج ۱، ص ۱۔ ۱۵، ص ۶۱۔ ۶۷، ص ۹۰۔ ۹۴، ص ۹۴۔ ۱۰۴، ص ۱۱۷- ۱۲۱، ص ۲۸۰- ۲۷۷، ص ۲۸۱- ۳۴۳، ۱۵-۱۴، ۱۳-۱۰:۲، ۳۸، ۱۹۹-۱۹۸، ۲۰۴-۲۰۰، ۲۱۹-۲۰۵، ۲۳۸-۲۳۴، ۲۷۳- ۲۸۸، ۲۹۵-۲۸۹۔ ۲۷:۳- ، ۱۱۷-۱۱۶، ۱۹۲، ۲۴۲، ۱۹۴- ۲۴۵

- ☆ ماہِ صفر کے بارے میں نحوست کے خیالات اور عقائد اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں
- ☆ کیا رؤیتِ ہلال کے بارے میں ریڈیائی اطلاعات کا اعتبار ہے؟
- ☆ ہسپتال کے اخراجات کے لیے زکاۃ دینا ☆ شیئرز کی زکوۃ کی ادائگی کا طریقہ
- ☆ روزے کی حالت میں انجکشن لگوانا ☆ دارالحرب اور سود
- ☆ بیمۂ زندگی کی شرعی حیثیت
- ☆ " انڈین ایوز" کے مضمون نگار کا مسئلہ سود کے بارے میں نظریہ اور اس کی مدلل تردید
- ☆ ضبطِ تولید (Birth control) کی شرعی حیثیت
- ☆ محرم میں تعزیہ نکالنا اور ماتم کرنا ☆ مروّجہ محافل میلاد کی شرعی حیثیت
- ☆ کیا رسول اللہ بشر نہ تھے؟ ☆ جماعتِ ثانیہ کا حکم
- ☆ کیا سعودی حکومت کی موجودگی میں حج کرنا صحیح ہے
- ☆ بزرگوں کے نام کی چوٹی رکھنا ☆ عرس اور قوالی کی شرعی حیثیت
- ☆ حق تصنیف (Royalty) کی شرعی حیثیت

❁❁❁❁❁❁